واقفین نو کا تعلیمی و تربیتی رسالہ

سہ ماہی | شمارہ نمبر ۱۸ | اپریل-جون ۲۰۲۰ء

اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً

یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

(البقرہ:۳۱)

یوم خلافت

KHILAFAT DAY

27th MAY

خدمت خلق کے حوالہ سے
خلفائے احمدیت کی تحریکات

Waqf-e-Nau Central Department
22 Deer Park Road,London SW19 3TL, UK
Tel: +44 (0) 20 8544 7633, Fax: +44 (0) 20 8544 7643
email: editorurdu@ismaelmagazine.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مندرجات

اپریل تا جون 2020ء

اداریہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت احمدیہ عالمگیر اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق حقوق اللہ کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے کی حتیٰ الوسع کوشش کر رہے ہیں۔عالمی وبا کورونا وائرس کے دوران کئی لوگ بیروزگار ہوئے، کئی لوگ جو پہلے سے غریب تھے مزید غربت کا شکار ہوئے، کئی بوڑھے، ضعیف اور بیمار لوگ گھروں میں بند ہو کر رہ گئے۔ ان حالات میں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں محض لِلّٰہ بلا تفریق رنگ و نسل و مذہب ایک بار پھر خدمت خلق کا بیڑا اٹھایا اور دن رات ایک کر کے ان حاجتمندوں کی خدمت کی اور اب بھی کر رہے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ خدمت خلق اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں خدمت خلق کا متعدد مرتبہ ذکر آیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی تو اللہ اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی تنگ دست سے آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں سہولت پیدا کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ اس بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو حصول علم کی خاطر کسی راستہ پر چلتا ہے اللہ اس کے ذریعہ اس کے لئے جنت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اس کی کتاب پڑھنے کے لئے اور آپس میں ایک دوسرے کو سکھانے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو ضرور ان پر سکینت اترتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں اپنے حلقے میں لے لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں اور جس کا عمل اسے سست کرے اس کا نسب اسے تیز نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

اس شمارہ میں خدمت خلق کے حوالہ سے مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ 27/مئی، یوم خلافت کی مناسبت سے خلفائے احمدیت کی خدمت خلق کے حوالہ تحریکات کا نہایت مختصر ذکر بھی کیا گیا ہے۔تفصیلات معلوم کرنے کے لئے دیکھیے کتاب خلفاء احمدیت کی تحریکات اور اُن کے شیریں ثمرات۔ ان تحریکات سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء نے بھی قرآن کریم، آنحضرت ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہنمائی کے مطابق دکھی انسانیت کو سُکھ پہنچانے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے اور اب بھی یہ خدمت جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم واقفین نو کو بھی خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆...☆...☆

قال اللہ

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۔ (سورۃالنساء:37)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی۔ اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

تفسیر:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، اپنے جاننے والوں، ہمسایوں سے حسن سلوک کرو، ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو اُن کی مدد کرو، ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے، تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں ہے جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے، اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے اسلام کا ایک حسین معاشرہ قائم ہو گا۔ ہمدردیٔ خلق اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا وصف اور خوبی اپنے اندر پیدا کر لوگے اور اس خیال سے کر لوگے کہ یہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرے میں آتی ہے اور احسان تو اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ مجھے اس کا کوئی بدلہ ملے گا۔ احسان تو انسان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے۔ تو پھر ایسا حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا جس میں نہ خاوند بیوی کا جھگڑا ہو گا، نہ ساس بہو کا جھگڑا ہو گا، نہ بھائی بھائی کا جھگڑا ہو گا، نہ ہمسائے کا ہمسائے سے کوئی جھگڑا ہو گا، ہر فریق دوسرے فریق کے ساتھ احسان کا سلوک کر رہا ہو گا اور اس کے حقوق اسی جذبہ سے ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہو گا۔ اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے، اس پر عمل کر رہا ہو گا۔ آج کل کے معاشرہ میں تو اس کی اور بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر یہ باتیں نہیں کروگے، فرمایا: پھر متکبر کہلاؤ گے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔ تکبر ایک ایسی بیماری ہے جس سے تمام فسادوں کی ابتدا ہوتی ہے۔... خلاصۃً یہ ہے کہ ہمدردیٔ خلق کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں پسندیدہ بنو اور دونوں جہانوں کی فلاح حاصل کرو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ستمبر 2020ء)

قال الرسول ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي۔ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۔ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي۔ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَالِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي۔ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذَالِكَ عِنْدِي۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب فضل عيادة المريض)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزّ و جل فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا اے میرے رب! میں کس طرح تیری عیادت کرتا جبکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا لیکن تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے علم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کس طرح کھلا سکتا ہوں جبکہ تُو سب جہانوں کا رب ہے۔ وہ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تو جانتا نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلا دیتا تو اسے میرے پاس پاتا۔ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ وہ کہے گا اے میرے رب میں تجھے کس طرح پانی پلا سکتا ہوں جبکہ تُو تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہ فرمائے گا کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا اگر تو اسے پانی پلا دیتا تو اسے ضرور میرے پاس موجود پاتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"حقیقی نیکی کرنے والوں کی یہ خصلت ہے کہ وہ محض خدا کی محبت کے لئے وہ کھانے جو آپ پسند کرتے ہیں مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ یہ کام صرف اس بات کے لئے کرتے ہیں کہ خدا ہم سے راضی ہو اور اس کے منہ کے لئے یہ خدمت ہے۔ ہم تم سے نہ تو کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمارا شکر کرتے پھرو۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ایصال خیر کی تیسری قسم جو محض ہمدردی کے جوش سے ہے وہ طریق بجالاتے ہیں۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 357)

اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا ...الخ یعنی خدا کی رضا کے لئے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہم دیتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جو نہایت ہی ہولناک ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 27 مورخہ 24/ جولائی 1901ء صفحہ 2)

املاک و اسباب کا خیال کرنا کہ اس کا وارث کوئی ہو یہ شرکا کے قبضہ میں نہ چلے جاویں فضول اور دیوانگی ہے۔ ایسے خیالات کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ ہاں یہ منع نہیں بلکہ جائز ہے کہ اس لحاظ سے اولاد اور دوسرے متعلقین کی خبر گیری کرے کہ وہ اس کے زیر دست ہیں تو پھر یہ بھی ثواب اور عبادت ہی ہو گی اور خدا تعالیٰ کے حکم کے نیچے ہو گا جیسے فرمایا ہے وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرے تو وہ گویا یتیم ہی ہے پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہو گا۔

(الحکم جلد 8 مورخہ 10/ مارچ 1904ء صفحہ 6)

تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ اسلام کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز اسلام کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔

(الحکم جلد 9 نمبر 3 مورخہ 24/ جنوری 1905ء صفحہ 4)

خلیفۂ وقت کی آواز

میرے ساتھ منسلک ہونے کے بعد اپنی تمام تر طاقتوں اور نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ صرف ہمدردی کرو بلکہ ان کو فائدہ بھی پہنچاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جماعت میں خدمت خلق اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے جتنا زور دیا جاتا ہے اور ہر امیر غریب اپنی بساط کے مطابق اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کب اسے موقع ملے اور وہ اللہ کی رضا کی خاطر خدمت خلق کے کام کو سرانجام دے۔ کیوں ہر احمدی کا دل خدمت خلق کے کاموں میں اتنا کھلا ہے اس لئے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کو ہم بھول چکے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو پھر اس کی مخلوق سے اچھا سلوک کرو، ان کی ضروریات کا خیال رکھو۔ یہ بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازے گا۔ اس خوبصورت تعلیم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شرائط بیعت کی ایک بنیادی شرط قرار دیا ہے کہ میرے ساتھ منسلک ہونے کے بعد اپنی تمام تر طاقتوں اور نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ صرف ہمدردی کرو بلکہ ان کو فائدہ بھی پہنچاؤ۔ اس لئے اگر زلزلہ زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ سیلاب زدگان کی مدد کی ضرورت ہے تو احمدی آگے ہے۔ بعض دفعہ تو ایسے مواقع بھی آئے کہ پانی کی تند و تیز دھاروں میں بہ کر احمدی نوجوانوں نے اپنی جانوں کو تو قربان کر دیا لیکن ڈوبتے ہوؤں کو کنارے پر پہنچا دیا۔ پھر خلیفۂ وقت نے جب یہ اعلان کیا کہ مجھے افریقہ کے غریب بچوں کی تعلیم اور بیماریوں کی وجہ سے دکھی مخلوق جنہیں علاج کی سہولت میسر نہیں، سکول اور ہسپتال کھولنے کے لئے اتنی رقم کی ضرورت ہے تو افراد جماعت اس جذبہ کے تحت جو ایک احمدی کے دل میں دکھی انسانیت کے لئے ہونا چاہئے یہ رقم مہیا کریں اور اس پیاری جماعت کے افراد نے خلیفۂ وقت کے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے اس سے کئی گنا زیادہ رقم خلیفۂ وقت کے سامنے رکھ دی جس کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور پھر جب خلیفۂ وقت نے یہ کہا کہ یہ رقم تو مہیا ہو گئی اب مجھے ان سکولوں اور ہسپتالوں کو چلانے کے لئے افرادی قوت کی بھی ضرورت ہے تو ڈاکٹرز اور ٹیچرز نے انتہائی خلوص کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کیا۔ اب تو افریقہ کے حالات نسبتاً بہتر ہیں۔ ستّر کی دہائی میں جب یہ نصرت جہاں سکیم شروع کی گئی تھی انتہائی نامساعد حالات تھے۔ اور ان نامساعد حالات میں ان لوگوں نے گزارا کیا۔ بعض ڈاکٹرز اور ٹیچرز اچھی ملازمتوں پر تھے لیکن وقف کے بعد دیہاتوں میں بھی جا کر رہے۔ اکثر ہسپتال اور سکول دیہاتوں میں تھے جہاں نہ بجلی کی سہولت نہ پانی کی سہولت لیکن دکھی انسانیت کی خدمت کے عہد بیعت کو نبھانا تھا اس لئے کسی بھی روک اور سہولت کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کی۔ شروع میں ہسپتالوں کا یہ حال تھا کہ لکڑی کی میز لے کر اس پر مریض کو لٹایا، روشنی کی کمی چند لالٹینوں یا گیس لیمپ سے پوری کی اور جو بھی چاقو، چھریاں، قینچیاں، سامان آپریشن کا میسر تھا اس پر مریض کا آپریشن کر دیا اور پھر دعا میں مشغول ہو گئے کہ اے خدا میرے پاس تو جو کچھ میسر تھا اس کا مَیں نے علاج کر دیا ہے۔ میرے خلیفہ نے مجھے کہا تھا کہ دعا سے علاج کرو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں بہت شفا رکھے گا۔ تو ہی شفا دے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان قربانی کرنے والے ڈاکٹروں کی قدر کی اور ایسے ایسے لاعلاج مریض شفا پا کر گئے کہ دنیا حیران ہوتی تھی۔ اور پھر مالی ضرورتیں بھی اس طرح خدا تعالیٰ نے پوری کیں کہ بڑے بڑے امراء بھی شہروں کے بڑے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے چھوٹے دیہاتی ہسپتالوں میں آ کر علاج کروانے کو ترجیح دیتے تھے۔ اسی طرح اساتذہ نے بھی بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ ڈاکٹروں اور اساتذہ کی خدمات کے سلسلے آج بھی جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سلسلے جاری رکھے اور ان سب خدمت کرنے والوں کو اجر عظیم سے نوازتا رہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اکتوبر 2003ء)

☆...☆...☆

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت خلق کے حوالہ سے تحریکات

غرباء، مساکین اور طلباء کے لئے تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جہاں کہیں رہے یتامیٰ مساکین اور طالب علموں کے لئے ملجا وماویٰ بن کر رہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان قوم کا امام بنایا آپ اس اہم کام سے کیونکر غفلت برت سکتے تھے۔ آپ نے اس امر کو مد نظر رکھ کر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کو ارشاد فرمایا کہ یتامیٰ، مساکین اور طالب علموں کے لئے جماعت میں چندہ کی تحریک کی جائے۔ اس پر سیکرٹری صاحب نے جو تحریک کی، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قریب چار ہزار روپے کی رقم تو ان یتامیٰ، مساکین اور طالب علموں وغیرہ کے گزارہ کے لئے چاہئے، جو اس وقت انجمن کے انتظام کے نیچے اس امداد کے مستحق ہیں۔ اور اکیس سو روپے کی رقم ان یتامیٰ، مساکین وغیرہ کے ایک سال کے گزارہ کے لئے چاہئے جن کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں اور گو اس روپے کا بالفعل کوئی اندازہ پیش نہیں کیا جاسکتا جو آئندہ درخواست کنندگان کے لئے درکار ہوگا مگر یہ ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ گنجائش اور بھی ہونی چاہئے۔ پس مجھے ارشاد ہوا ہے کہ میں ان سب کے لئے تمام احمدی احباب کی خدمت میں اپیل کروں۔ اکیس سو روپے کی رقم میں سے ایک سو روپیہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اپنی طرف سے عطا فرمایا۔ (بدر 21 جنوری 1909ء ص1 کالم نمبر2)

دارالضعفاء

حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے باہمی محبت و مواسات اور اخوت پیدا کرنے کے لئے ایک مجلس ضعفاء کی بنیاد بھی رکھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی پسند فرمایا۔ اس مجلس میں سب کے سب غربا شامل تھے۔ ہر آٹھویں روز مجلس کے ممبر اپنے اپنے گھروں سے کھانا لاتے اور ایک دستر خوان پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔ حضرت میر صاحب نہایت محبت و اخلاص کے ساتھ ان میں بیٹھتے اور اپنے غریب بھائیوں کی دلجوئی کرتے تھے۔ (حیات ناصر صفحہ 26)

غربا کے لئے رہائشی مکانات کا ملنا سخت مشکل تھا اس لئے حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ نے بہشتی مقبرہ کے ساتھ دارالضُعفاء کا ایک حصہ آباد کر دیا۔ اس محلہ کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے 1911ء میں رکھی۔ حضرت نواب محمد علی خانؓ صاحب نے بائیس مکانات کے لئے زمین عطا فرمائی۔ پہلا مکان حضرت خلیفہ اولؓ کے خرچ پر بنا۔ بعد میں یہ محلہ ناصر آباد کے نام سے موسوم ہوا۔ 1913ء میر صاحب نے ناصر آباد میں مسجد بھی تعمیر کرا دی اور اس کے ساتھ ایک کنواں بھی بنوا دیا۔ (حیات ناصر صفحہ 25)

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے حضرت میر صاحبؓ کی انہی خدمات کے باعث، انہی دنوں، اپنے قلم سے ایک خط لکھا کہ آپ کے کاموں اور خواہشوں کو دیکھ کر میری خواہش بھی ہوتی ہے اور دل میں بڑی تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح آپ کے دل میں جوش ہے کہ شفاخانہ زنانہ، مردانہ، مسجد اور دارالضعفاء کے لئے چندہ ہو، اور آپ ان میں سچے دل سے سعی و کوشش فرما رہے ہیں اور بحمد اللہ آپ کے اخلاص صدق و سچائی کا نتیجہ نیک ظاہر ہو رہا ہے اور ان کاموں میں آپ کے ساتھ والے قابل شکر گزاری سے پر جوش ہیں، ہمارے اور کاموں میں سعی کرنے والے ایسے ہی پیدا ہوں۔

(الحکم 7 مئی 1909ء صفحہ 2)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت خلق کے حوالہ سے تحریکات

مجلس خدام الاحمدیہ

جماعت احمدیہ کے پروگراموں میں خدمت خلق کا نہایت بلند مقام ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعودؓ بار بار مخلوق کی بے لوث خدمت کی تلقین کرتے رہے مگر اس کا ایک نمایاں موڑ اس وقت آیا جب آپ نے 1938ء میں احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ قائم کی اور ان کے دلوں میں یہ بات راسخ کی کہ تم انسانیت کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور یہ خدمت روحانی امور سے بھی تعلق رکھتی ہے اور عام جسمانی اور مادی معاملات سے بھی۔

اس تنظیم کے لائحہ عمل میں آپ نے خدمت خلق اور... وقار عمل کا شعبہ قائم کیا جو ایک منظم طور پر بے لوث اجتماعی خدمت کا منفرد ادارہ ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ جمعہ 17/ فروری 1939ء میں فرمایا:

''خدام الاحمدیہ کے اساسی اصول میں خدمت خلق بھی شامل ہے''۔

(الفضل 15 مارچ 1939ء)

خطبہ جمعہ 11 ستمبر 1942ء میں فرمایا:

''ہماری جماعت کے خدام الاحمدیہ دوسری تمام اقوام کے نوجوانوں سے زیادہ نمایاں حصہ خدمت خلق میں لیں''۔ (الفضل 17 ستمبر 1942ء)

چنانچہ حضور کے خطبات کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کا جو ابتدائی پروگرام مرتب ہوا اس میں یہ امور بھی شامل تھے۔

خدمت خلق کے کام کرنا۔ خدمت خلق میں یہ ضروری نہیں کہ صرف مسلمان غریبوں، مسکینوں یا بیواؤں کی خبر گیری کی جائے۔ بلکہ ہندو، سکھ، عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو کسی دکھ میں مبتلا ہے تو اس دکھ کو دور کرنے میں حصہ لیا جائے۔ کہیں جلسے ہوں تو اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا جائے اور اس طرح اپنی زندگی کو کارآمد بنایا جائے۔...ہاتھ کے کام میں سڑکوں کی صفائی، بوجھ اٹھانا، سٹیشنوں پر پانی پلانا، محتاجوں کا سامان اٹھانا، تکفین و تدفین میں مدد وغیرہ شامل ہیں۔ (تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد 1 ص 16,15) اس لحاظ سے خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہونے والی خدمت خلق تاریخ احمدیت کا زریں باب ہے۔ نیز یہی پہلو جماعت کی مرکزی اور دیگر ذیلی تنظیموں کے نصب العین کا مرکزی حصہ ہے۔

ذیل میں خلافت ثانیہ کی خدمت خلق کے حوالے سے چند اہم تحریکات درج ہیں۔

انفلوئنزا کی عالمگیر وبا میں خدمت کی تحریک

1918ء میں جنگ عظیم کا ایک نتیجہ انفلوئنزا کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس وبا نے گویا ساری دنیا میں اس تباہی سے زیادہ تباہی پھیلا دی۔ جو میدان جنگ میں پھیلائی تھی۔ ہندوستان پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا۔ اگرچہ شروع میں اموات کی شرح کم تھی۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں میں بہت بڑھ گئی اور ہر طرف ایک تہلکہ عظیم برپا ہو گیا۔ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے شاندار خدمات انجام دیں اور مذہب و ملت کی تمیز کے بغیر ہر قوم اور ہر طبقہ کے لوگوں کی تیمارداری اور علاج معالجہ میں نمایاں حصہ لیا۔ احمدی ڈاکٹروں اور احمدی طبیبوں نے اپنی آنریری خدمات پیش کر کے نہ صرف قادیان میں مخلوق خدا کی خدمت کا حق ادا کیا بلکہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھر کر طبی

امداد بہم پہنچائی اور تمام رضاکاروں نے نرسنگ وغیرہ کی خدمت انجام دی اور غربا کی امداد کے لئے جماعت کی طرف سے روپیہ اور خورونوش کا سامان بھی تقسیم کیا گیا۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ 358)

لاوارث عورتوں اور بچوں کی خبر گیری کے لئے تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جولائی 1927ء میں ایک خطرناک منصوبہ کا انکشاف کرتے ہوئے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ ہر بڑے شہر میں لاوارث عورتوں اور بچوں کے لئے ایک جگہ مقرر ہونی چاہئے جہاں وہ رکھے جائیں نیز دہلی والوں کو اس کے انتظام کی طرف خاص توجہ دلائی۔ چنانچہ انجمن محافظ اوقاف دہلی نے یہ اہم فرض اپنے ذمہ لیا اور اس کے لئے پانچ معزز ارکان کی کمیٹی قائم کر دی۔

مسلمانوں کی حفاظت کی متعدد تحریکات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے کئی تحریکیں کیں یعنی اُن مسلمانوں کے لئے جن پر مختلف نوعیت سے تشدد یا ظلم کیا جاتا رہا ہے۔ جو بعض اوقات حکام کی طرف سے بھی ہوتا رہا۔ واضح رہے کہ ان میں صرف احمدی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کی حفاظت کے انتظامات شامل تھے۔

زلزلہ زدگان کی امداد

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق 15/ جنوری 1934ء کو ہندوستان میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا جس نے بنگال سے لے کر پنجاب تک تباہی مچا دی۔ اس موقع پر حضور نے مصیبت زدگان کی مدد کرنے کے لئے خطبہ ارشاد فرمایا اور 2 فروری 1934ء کو فرمایا:

"ہمیں اپنے عمل سے ثابت کر دینا چاہئے کہ ہمیں ہمدردی سب سے زیادہ ہے۔ میں نے چندہ کی اپیل کی ہے، اس پر جو لوگ بشاشت سے لبیک نہ کہہ سکیں وہ اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال کر بھی چندہ دیں مگر سلسلہ کے دوسرے کاموں کو نقصان پہنچائے بغیر۔ یہ کوئی نیکی نہیں کہ ایک نیک کام چھوڑ کر دوسرا اختیار کر لیا جائے۔"

قادیان کے غربا کے لئے غلہ کی تحریک

1942ء کے شروع میں ہندوستان کے اندر خطرناک قحط رونما ہو گیا اور غلہ کی سخت قلت ہو گئی۔ اس ہولناک قحط کے آثار ماہ فروری 1942ء میں شروع ہو گئے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جنہیں خدائی بشارتوں میں "یوسف" کے نام سے بھی پکارا گیا تھا سالانہ جلسہ 1941ء پر احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ انہیں غلہ وغیرہ کا انتظام کرنا چاہئے اور اعلان فرمایا کہ جو دوست غلہ خرید سکتے ہیں وہ فوراً خرید لیں۔ بعض نے خریدا مگر بعض نے توجہ نہ دی... اس کے بعد جب فصل نکلی تو حضور نے پھر ارشاد فرمایا کہ دوست غلہ جمع کر لیں اور ساتھ ہی زمیندار دوستوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ غلہ زیادہ پیدا کریں اور اسے حتی الوسع جمع رکھیں۔ اس ضمن میں حضور نے 22 مئی 1942ء کو ملک کی سب احمدی جماعتوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر جگہ اپنے غریب احمدی بھائیوں کے لئے غلہ کا انتظام کریں۔ نیز خاص طور پر یہ تحریک فرمائی کہ قادیان کے غربا کے لئے زکوۃ کے رنگ میں اپنے غلہ میں سے چالیسواں حصہ بطور چندہ ادا کریں اور جو لوگ غلہ نہ دے سکیں وہ رقم بھجوا دیں کہ ہماری طرف سے اتنا غلہ غربا کو دے دیا جائے۔ مقصود یہ تھا کہ غربا کو کم از کم اتنی مقدار میں تو گندم مہیا کر دی جائے کہ وہ سال کے آخری پانچ مہینوں میں جو گندم کی کمی کے مہینے ہوتے ہیں بآسانی گزارہ کر سکیں اور تنگی اور مصیبت کے وقت انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حضور نے پانچ سو من غلے کا مطالبہ جماعت سے فرمایا اور اس میں سے بھی پچاس من خود دینے کا وعدہ کیا۔

قادیان کی دوسری احمدی آبادی کے لئے غلہ کے انتظام کی تحریک

یہ تو غربا کی بات ہے جہاں تک قادیان کی دوسری احمدی آبادی کا تعلق تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو غلہ کے لئے پیشگی رقم دے دی گئی تھی اور جو احمدی از خود غلہ خرید سکتے تھے انہوں نے ذاتی کوشش سے خرید لیا مگر بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے استطاعت کے باوجود بروقت غلہ کا انتظام نہ کیا اور غفلت کا ثبوت دیا۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت اور بیرونی جماعتوں کے تعاون سے گندم کا انتہائی تسلی بخش انتظام کر دیا گیا۔

قادیان میں کئی سال حضور کی اس تحریک پر گندم جمع ہوتی رہی اور تمام غربا کو سال کے آخری 5 ماہ کی خوراک مہیا کی جاتی رہی۔ حضور خود بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ آخری سال حضور کی طرف سے دو سو من گندم اس مد میں دی گئی۔ جبکہ دوسرے احباب نے 1300 من گندم پیش کی اور پھر یہ گندم انتظام کے ساتھ غربا میں تقسیم کر دی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بعض اور تحریکات کا صرف اشارۃً ذکر درج ذیل ہے:

☆... غربا کے مکان کی تعمیر کی تحریک۔ ☆... بھوکوں کو کھانا کھلانے بالخصوص حاجت مند ہمسایوں کو کھانا کھلانے کی تحریک۔ ☆... احمدی مہاجرین کے لئے کمبلوں لحافوں اور توشکوں کی خاص تحریک۔ ☆... سیلاب میں خدمات۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت خلق کے حوالہ سے تحریکات

نصرت جہاں سکیم

افریقن اقوام مدتوں سے انسانیت سوز مظالم کا نشانہ بنی ہوئی تھیں۔ ان کو غلام بنا کر جدید دنیا کی تعمیر میں اینٹوں اور پتھروں کی طرح استعمال کیا گیا۔ ان کی معدنی دولت لوٹ لی گئی۔ انہیں ہر شرف اور عزت سے بے نصیب کر دیا گیا اور انہیں اندھیروں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

ان قوموں کی دوبارہ زندگی حضرت مسیح موعودؑ اور ان کے غلاموں کے ذریعہ مقدر تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی ان مظلوموں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ سعید روحوں نے اسے قبول کیا اور ان کی روحانی پاکیزگی کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ جو خلافت ثانیہ میں بھی جاری رہا۔

اس منصوبے میں ایک عظیم موڑ اس وقت آیا جب حضرت مسیح موعودؑ کے نائب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 1970ء میں افریقہ کا پہلا دورہ فرمایا، جو 6 ممالک کا تھا۔ یہ دنیا کی تاریخ کا ایک عظیم واقعہ تھا کہ اس سرزمین نے پہلی دفعہ خلیفۃ المسیح کے قدم چومے اور محبت کا چشمہ اس سرزمین سے پھوٹ پڑا۔

حضور دورہ افریقہ کے دوران گیمبیا میں تشریف فرما تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں ایک عظیم تحریک القا کی۔ آپ نے فرمایا:

"گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ تم کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا"۔ (الفضل 20 جون 1970ء)

سکولوں اور ہسپتالوں کا جال

اس رقم سے افریقہ میں سکولوں اور ہسپتالوں کا ایک جال بچھانا مقصود تھا۔ چنانچہ حضور نے مالی تحریک کے ساتھ واقفین ڈاکٹرز اور ٹیچرز کو آواز دی جو وہاں بے لوث خدمت کریں۔

حضور نے اس سکیم کا اعلان سب سے پہلے دورہ افریقہ کے بعد 24 مئی 1970ء کو مسجد فضل لندن میں فرمایا اور خطبہ جمعہ 12 جون 1970ء میں اس کا تفصیلی ذکر فرمایا۔

2 دن کے اندر 28 ہزار پاؤنڈز کے وعدے ہوئے اور حضور نے اس کا نام نصرت جہاں ریزرو فنڈ رکھا۔ (خطبات ناصر جلد 3 ص 125)

نصرت جہاں کے لئے رقوم اکٹھی کرنے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 26 جون 1970ء کے خطبہ جمعہ میں یہ بھی فرمایا: "انگلستان میں جب میں نے تحریک کی تو وہاں کے بعض بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور اونچی ڈگریاں لینے والے احمدی ڈاکٹروں نے افریقہ میں کام کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کر دیں۔ بہر حال ہمیں کم سے کم 30 ڈاکٹروں اور 70، 80 ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ (خطبات ناصر جلد 3 ص 171)

بے لوث خدمات

چنانچہ جماعت نے حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ایک طرف تو اپنی پاک کمائی خدا کی راہ میں لٹانی شروع کر دی اور ایک لاکھ پاؤنڈ کے مقابل پر اڑھائی لاکھ پاؤنڈ پیش کر دیئے اور دوسری طرف ڈاکٹروں اور اساتذہ نے وقف کی درخواستیں دینی شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہ منصوبہ جس کے متعلق خیال تھا کہ سات سال میں مکمل

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت خلق کے حوالہ سے تحریکات

بیوت الحمد

قرآن کریم نے مذہب کا خلاصہ دو باتوں کو قرار دیا ہے۔

1۔عبادت الٰہی

2۔بنی نوع انسان سے ہمدردی

خلافت رابعہ میں ان دونوں پہلوؤں نے تاریخی شکلیں اختیار کیں۔

حضور نے 10 ستمبر 1982ء کو سپین میں سات سو سال بعد اللہ کے پہلے گھر مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا جو جماعت کے لئے انتہائی مسرت اور خوشی کا موقع تھا اور خدا تعالیٰ کی بے انتہا حمد کی گئی۔ حضور نے پاکستان واپسی پر 29/اکتوبر 1982ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حمد باری تعالیٰ کو عملی شکل میں ڈھالنے کے لئے بیوت الحمد سکیم کا اعلان کیا۔

حضور نے فرمایا:

...اللہ تعالیٰ نے بہت سے مضامین مجھ پر روشن فرمائے جن کے نتیجہ میں یورپ میں بھی بعض اقدامات کئے گئے اور یہاں آکر بھی ان اقدامات کو آگے بڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک ایسا مضمون بھی سمجھایا جس کا میں اب یہاں اعلان کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے گھر بنانے کے شکرانہ کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اس طرح یہ حمد کی عملی شکل ہوگی جو ہم اختیار کریں گے اور اپنے اعمال سے گواہی دیں گے کہ ہاں واقعۃً ہم اللہ کی اس رضا پر بہت راضی ہیں کہ اس نے ہمیں اپنا گھر بنانے کی توفیق بخشی۔ پس ہم اس کے غریب بندوں کے گھروں کی تعمیر کی طرف توجہ کرکے اس کے اس عظیم احسان کا عملی اظہار کریں گے۔

ہمارا فرض اور حق ہے کہ ان کے لئے کچھ نہ کچھ کریں۔ جتنی توفیق ہے۔ تھوڑی سہی تھوڑی کریں لیکن اللہ تعالیٰ کی حمد کا عملی صورت میں ایک یہ اظہار بھی کریں کہ ہم اس کے بندوں کے گھروں کی طرف کچھ توجہ دے رہے ہیں۔ ویسے تو یہ اتنی بڑی ضرورت ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں بھی اس کو پورا نہیں کرسکتیں۔ مگر مجھے اللہ کے فضل سے توقع ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ اس زمانہ میں وہ واحد جماعت ہوگی جو محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر یہ کام شروع کرے گی۔ اس لئے اللہ اس میں برکت دے گا اور کروڑوں روپوں کے مقابل پر ہمارے چند روپوں میں زیادہ برکت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں جماعت کے غربا کا ایمان بھی ترقی کرے گا اور اللہ کے فضل بھی ان پر نازل ہوں گے۔ (خطبات طاہر جلد اول ص 242,240)

یہ خلافت رابعہ کی سب سے پہلی مالی تحریک تھی۔ حضور نے اس سلسلہ میں کم قیمت مکانوں کا نقشہ تیار کرنے کے لئے انجینئرز میں مقابلہ کا اعلان بھی کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی۔ سلسلہ کے مخلصین نے اس میں دل کھول کر حصہ لیا اور ذیلی تنظیموں اور مرکزی انجمنوں نے بھی اپنی بچت سے اس میں حصہ لیا۔

1983ء میں مسجد بیت الہدیٰ آسٹریلیا کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو حضور نے 11 نومبر 1983ء کو پھر اس تحریک کو دہرایا اور جماعت کو بتایا کہ گو اس تحریک پر زور نہیں دیا گیا تھا یہ عام تحریک تھی پھر بھی جماعت کو

خدا تعالیٰ نے ساڑھے چودہ لاکھ روپے کے لگ بھگ رقم ادا کرنے کی توفیق دے دی۔ حضور نے اس سکیم کو مزید وسعت دینے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ:

"میں چاہتا ہوں کہ جلسہ جوبلی تک ہم کم از کم ایک کروڑ روپے کی لاگت سے مکان بنا کر غربا کو مہیا کر دیں"۔

خود حضور نے اپنا وعدہ دس ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ کر دیا۔ ایک سال کے اندر اندر جماعت کے وعدے ایک کروڑ سے اوپر نکل گئے۔

مورخہ 11 نومبر 1987ء کو بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوت الحمد کالونی کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور آج الحمد للہ ربوہ میں بیوت الحمد کالونی ربوہ میں سینکڑوں لوگ سکونت پذیر ہیں اور کالونی میں 100 کوارٹرز کے علاوہ ایک مسجد، سکول اور خوبصورت پارک بھی موجود ہے۔ اس سکیم کے تحت سینکڑوں افراد کو تعمیر مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے۔

اس بیوت الحمد کالونی کے درمیان ایک خوبصورت پارک بھی بنایا گیا ہے۔

اسی طرح قادیان میں بھی غربا کے لئے کوارٹرز بنائے گئے ہیں۔

عید کے موقع پر غربا کے ساتھ سکھ بانٹنے کی تحریک

حضور نے عید منانے کے انداز میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ 12 جولائی 1983ء کو حضور نے خطبہ عید الفطر میں فرمایا کہ جو لوگ عید کی لذتوں سے محروم رہتے ہیں اس کی وجہ ان کی عید کی حقیقت سے ناواقفیت ہے۔ عید الفطر دراصل شجر رمضان کا ایک شیریں پھل ہے۔ رمضان کے دو بڑے گہرے سبق ہیں۔ عبادت الٰہی اور بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی۔ پس عید کا حقیقی سرور حاصل کرنا ہے تو عبادت پر زور دیں اور دوسرے غربا کے دکھ میں شریک ہوں اور اپنے سکھ ان کے ساتھ تقسیم کریں۔

"آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہو کر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں... بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے ہیں وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔"

"اس طرح اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی اور حقیر دکھائی دیں گی کچھ ایسے بھی واپس لوٹیں گے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہوں گے اور وہ استغفار کر رہے ہوں گے... ان آنسوؤں میں وہ اتنی لذت پائیں گے کہ دنیا کے قہقہوں اور مسرتوں اور ڈھول ڈھمکوں اور بینڈ باجوں میں وہ لذتیں نہیں ہوں گی۔ ان کو بے انتہا ابدی لذتیں حاصل ہوں گی اور زائل نہ ہونے والے بے انتہا سرور ان کو عطا ہوں گے۔ یہ ہے وہ عید جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی عید ہے یہ ہے وہ عید جو درحقیقت سچے مذہب کی عید ہے"۔ (الفضل 26 جولائی 1983ء)

اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جماعت نے خوشیوں کے نئے چمن دریافت کئے ہیں اور بہت سے احباب ذاتی تجربات کے ذریعہ حضور کے فرمان کی سچائی کے گواہ بن چکے ہیں۔

مصیبت زدگان کے لئے تحریکات

ان اصولی اور دائمی تحریکات کے علاوہ آپ نے حسب حالات ہر خطہ ہائے ارض کے مصیبت زدگان کے لئے امداد کی تحریکات فرمائیں۔ مثلاً:

9 نومبر 1984ء۔ افریقہ کے قحط زدگان کے لئے۔ 17/اکتوبر 1986ء۔ ایلسلواڈور کے زلزلہ زدگان اور یتامیٰ کے لئے۔ 18 جنوری 1991ء۔ افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک کے لئے۔ 26/اپریل 1991ء۔ لائبیریا کے مہاجرین کے لئے۔ 30/اکتوبر 1992ء۔ صومالیہ کے قحط زدگان کے لئے۔ 29 جنوری 1993ء۔ بوسنیا کے آفت زدگان کے لئے۔

1992ء میں بوسنیا کی جنگ سے بے گھر ہونے والے لوگوں کے لئے جماعت نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی۔ ان کے اہل خانہ کی تلاش کے لئے حضور نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر خصوصی پروگرام نشر کروائے نیز بوسنیا کے جہاد میں احمدیوں کو حتی الوسع حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

30/اکتوبر 1992ء کو حضور نے بوسنیا کے یتیم بچوں کی امداد اور 19 فروری 1993ء کو بوسنین خاندانوں سے مؤاخات قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

جنوری 1995ء میں جاپان کے شہر کوبے میں زلزلہ آیا جس میں حضور کے ارشاد کے تابع جماعت نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح اگست 1999ء میں ترکی اور 2001ء میں بھارت میں زلزلہ کے موقعہ پر جماعت نے ہر قسم کی امداد میں حصہ لیا۔

ہیومینٹی فرسٹ کا قیام

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اگست 1992ء بمقام مسجد فضل لندن میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام خدمت خلق

Humanity First
Serving Mankind

کی ایک عالمی تنظیم قائم کرنے کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا اب وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر سطح پر ریڈ کراس وغیرہ کی طرز پر خدمت خلق کی ایک ایسی تنظیم بنائے جو بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے انسانوں کی خدمت کرے۔ اس میں صرف احمدیوں کو ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے شریف النفس انسانوں کو شامل کیا جائے گا اور سب کی مالی مدد سے اس کو چلایا جائے گا۔(الفضل 30/اگست 1992ء)

چنانچہ 1993ء میں ہیومینیٹی فرسٹ کے نام پر ایک بین الاقوامی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ جو اب تک 19 ممالک اور یو این او کے کئی اداروں میں رجسٹر ہو چکی ہے۔ (الفضل 10 مئی 2005ء)

اس نے یورپ، افریقہ اور برصغیر کے آفت زدہ علاقوں میں خدمات کا آغاز کیا۔ دنیا بھر میں آسمانی آفات کے موقعہ پر ریلیف کیمپ قائم کئے۔ افریقہ میں مستقل بنیادوں پر تعلیم کے فروغ، غربت کے خاتمہ اور طبی میدان میں خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔

حضور نے 30 مئی 1997ء کے خطبہ میں یہ بھی تحریک فرمائی کہ احمدی خدمت خلق کرنے والی عالمی تنظیموں کے ممبر بنیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے بیشتر ممالک میں اب ہیومینٹی فرسٹ کام کر رہی ہے۔ محدود وسائل کے باوجود ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات اتنی وسیع ہو چکی ہیں کہ ان کا شمار کرنا غیر ممکن ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

فضل عمر ہسپتال کے توسیعی منصوبے

فضل عمر ہسپتال ربوہ خدمت خلق کا بہت بڑا ادارہ ہے۔ حضور نے کئی بار اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ ہر لحاظ سے دنیا میں اعلیٰ درجہ کا ہسپتال بن جائے۔ چنانچہ آپ کے دور خلافت میں ہسپتال کی عمارت اور سہولتوں میں بہت وسعت پیدا ہوئی۔ 14/اکتوبر 1985ء کو ہسپتال کے نئے تعمیراتی مرحلے کا افتتاح ہوا۔

20/فروری 2003ء کو فضل عمر ہسپتال میں زبیدہ بانی ونگ کا افتتاح ہوا جو خواتین کے علاج کے لئے بہت عمدہ اور جدید ترین سہولیات فراہم کرتا ہے۔

آپ کی خواہش تھی کہ ربوہ میں دل کے علاج کے لئے بہت اعلیٰ درجہ کا ادارہ بنایا جائے۔ آپ کی یہ خواہش اور تمنا خلافت خامسہ میں پوری ہوئی اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ نے 15/ستمبر 2007ء سے کام شروع کر دیا ہے۔

سیدنا بلالؓ فنڈ

الٰہی جماعتوں کے ساتھ ابتلا کا تعلق ایک لازمی تعلق ہے اور زندہ

جماعتیں ابتلاؤں کے وقت گھبرایا نہیں کرتیں اور نہ ہی ابتلاء کے ایام میں اپنے زخمیوں، اسیروں اور جان کا نذرانہ دینے والوں سے منہ موڑا کرتی ہیں۔ اس عظیم الشان حقیقت کے پس منظر میں سیدنا بلالؓ فنڈ کی تحریک کا آغاز ہوا۔

9جون 1986ء کو خطبہ عید الفطر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ سیدنا بلالؓ فنڈ کی تحریک میں نے کی تھی۔ جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ کئی اسیر ان کو اس فنڈ سے امداد دی گئی مگر انہوں نے اسے واپس بلال فنڈ میں دے دیا اس لئے مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح جماعت کی محبت کا تحفہ ان کو پہنچاؤں۔ پھر فرمایا:

"قرآن کریم کی اشاعت کے اس پروگرام کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرا دل کھول دیا اور ایک بہت ہی پیارا خیال میرے دل میں پیدا ہوا کہ سیدنا بلالؓ فنڈ سے ایک سو زبانوں میں ساری دنیا کو قرآن کریم کا یہ تحفہ پیش کیا جائے اور یہ سارے اسیر اور یہ سارے راہ مولیٰ میں تکلیف اٹھانے والے لازماً اس میں شامل ہو جائیں گے ان کی طرف سے دنیا کو یہ تحفہ ہوگا اس سے بہتر جواب ان کے اوپر مظالم کا اور الٰہی جماعتیں دے ہی نہیں سکتیں"۔ (خطبات طاہر عیدین ص60)

کفالت یتامیٰ کی تحریکات

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اکتوبر 1986ء بمقام مسجد فضل لندن میں ایلسلواڈور میں آنے والے زلزلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں جو تباہی آئی ہے اس کے نتیجہ میں بہت سے بچے یتیم ہو گئے ہیں اس لئے احباب جماعت کے افراد ان کی کفالت کی ذمہ داری لیں اور یتامیٰ کی حفاظت کریں۔ اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ ایک مخلص احمدی نے چالیس لاکھ روپے دیئے ہیں کہ اس سے جماعت جس طرح چاہے یتیم خانہ کھولے۔ (ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اکتوبر 1986ء)

مریم شادی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ

21 فروری 2003ء بمقام مسجد فضل لندن میں غریب بچیوں کی شادی کے انتظامات کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے کا اعلان فرمایا۔

ہومیو پیتھی سے متعلق تحریکات

جماعت احمدیہ میں ہومیو پیتھی کو متعارف کرانے کا سہرا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سر ہے۔ آپ نے فروری 1923ء میں احمدی خواتین کو معلومات افزا لیکچر دیتے ہوئے ہومیو پیتھی کا تذکرہ فرمایا اور کئی احمدیوں کو اس طریق علاج کی طرف توجہ پیدا ہوگئی اور انہوں نے بیسویں صدی کے چوتھے عشرہ میں پرائیویٹ کلینک بھی کھول لئے۔

وقف جدید کی ڈسپنسری

دسمبر 1959ء میں ربوہ میں فضل عمر ہومیو پیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا جس کے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تھے۔ 1960ء میں آپ نے ہومیو پیتھی کی مفت ادویہ دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ آغاز میں آپ نے یہ کام گھر میں جاری کیا۔ 1968ء میں وقف جدید میں باقاعدہ ڈسپنسری کے قیام تک آپ تمام اخراجات خود برداشت کرتے تھے۔

وقف جدید میں آپ کے علاج سے ہزاروں مریض فیض یاب ہوئے اور آپ نے بہت سی بیماریوں کے متعلق نئے نئے تجربات کئے جن میں خدا نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی (اس کی تفصیل آپ کی کتاب ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل میں موجود ہے)

ہومیو پیتھی کلاسز

1982ء میں منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے خدمت خلق کا یہ سلسلہ مزید وسیع کر دیا لیکن اس سلسلہ میں ایک انقلابی موڑ اس وقت آیا جب آپ نے ایم ٹی اے پر 1994ء میں ہومیو پیتھی کلاسز کا آغاز فرمایا۔ جس میں آپ نے نہایت سادہ زبان میں ہومیو پیتھی کے اصول وضوابط اور تجربات کا ذکر کیا اور گھروں میں بیٹھے ہوئے ہزاروں احمدی مرد وزن ہومیو پیتھی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے لگے اور گھر گھر میں ہومیو ڈسپنسریاں کھل گئیں اور احمدی نہ صرف اپنی ضروریات پوری کرنے لگے بلکہ فیض کا یہ سلسلہ بیرونی احباب تک وسیع ہو گیا اور کثرت کے ساتھ فری ہومیو ڈسپنسریاں قائم ہونے لگیں۔ آپ نے ضروری دواؤں کے باکسز بنوا کر کئی ممالک میں بھجوائے اور گشتی ڈسپنسریاں وجود میں آگئیں۔ آپ نے متعدد خطبات وخطابات میں ایمان افروز تجربات بیان کئے۔ جس سے احمدیوں کو مزید تحریک ہوئی۔

طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال

وقف جدید کی چھوٹی سی ڈسپنسری سے جن فری ہومیو ڈسپنسریوں کا آغاز ہوا تھا اس کی ایک ترقی یافتہ شکل "طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ" ہے جو حضور کی اجازت اور ہدایت سے قائم ہوا اور اس میں ماہانہ ہزاروں مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔

نصرت جہاں ہومیو پیتھک کلینک

لجنہ اماء اللہ ربوہ نے حضور کی اجازت سے ہومیو پیتھک کلینک قائم کیا جس کا باقاعدہ افتتاح 30 دسمبر 1996ء کو ہوا۔ جہاں علاج مکمل طور پر فری ہوتا ہے۔ 19 فروری 2003ء کو اس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور اس وقت تک 77247 مریض استفادہ کر چکے تھے۔ ان مریضوں میں سے ایک بڑی تعداد غیر از جماعت کی ہوتی ہے۔ (الفضل 29 مارچ 2003ء)
اس کلینک کا افتتاح 16/ اپریل 2005ء کو ہوا۔ (الفضل 27/ اپریل 2005ء)

خدمت خلق کے چند متفرق ادارے

بلڈ بینک اور آئی بینک:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی اجازت سے خدام الاحمدیہ پاکستان نے پہلے 02 جولائی 1994ء کو احاطہ بیت المہدی گولبازار ربوہ میں مرکز عطیہ خون قائم کیا۔ بعد ازاں احاطہ ایوان محمود میں اس کار خیر کے لئے ایک مستقل عمارت تعمیر کرنے کی توفیق پائی۔ پھر کام میں مزید وسعت پیدا ہوگئی۔

دارالصناعۃ

ایک لمبے عرصہ سے ربوہ میں بے روزگار خدام کو ہنر سکھانے کے لئے کسی مستند ادارے کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ جس کی سفارشات چند سال قبل مرکزی مجلس شوریٰ نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کی تھیں۔ اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی خواہش پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام ایک ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عطا فرمائی اور از راہ شفقت اس ادارے کا نام "دارالصناعۃ" رکھا۔

ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس

ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کا قیام بھی خدمت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس سروس کا بنیادی مقصد ربوہ اور گردونواح کے مقامات پر آتشزدگی یا دیگر حادثات کے مواقع پر فائر فائٹنگ اور ریسکیو ورک کی خدمات مہیا کرنا ہے۔

☆...☆...☆

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت خلق کے حوالہ سے تحریکات

خدمت خلق کی عمومی تحریک

12 ستمبر 2003ء کو نویں شرط بیعت کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ حسب توفیق انفرادی طور پر خدمت خلق کرتی ہے اور اپنے عہد بیعت کو نبھاتی ہے۔

احمدی ڈاکٹرز کو وقف کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے موقع پر دوسرے دن اپنے خطاب میں فرمایا:

"افریقہ میں جو ہمارے ہسپتال ہیں ان میں ڈاکٹروں کی بہت ضرورت ہے یہ بھی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحبان کو کہ اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کریں اور کم از کم تین سال تو ضرور ہو۔ اور اگر اس سے اوپر جائیں 6 سال یا 9 سال تو اور بھی بہتر ہے۔

اسی طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو ڈاکٹر صاحبان کو آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں اپنے آپ کو خدمت خلق کے اس کام میں جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے دین کی بہت بڑی خدمت ہو گی اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک کو دیتا چلا جائے گا"۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2003ء ص 3)

پھر حضور نے 17 /اکتوبر 2003ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

جلسے پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولیات میسر ہیں اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد کو سامنے رکھیں کہ محض لِلّٰہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزمان سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اسی طرح ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے لئے بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وہاں بھی ڈاکٹر صاحبان کو اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

(الفضل 16/ فروری 2004ء)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے تحریک

خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء میں حضور نے فرمایا:

میں آج ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں خاص طور پر جماعت کے ڈاکٹرز کو اور دوسرے احباب بھی عموماً، اگر شامل ہونا چاہیں تو حسب توفیق شامل ہو سکتے ہیں، جن کو توفیق ہو، گنجائش ہو۔ یہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے مالی قربانی کی تحریک ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ربوہ میں خلافت رابعہ کے شروع میں یہ خواہش تھی کہ یہاں ایک ایسا ادارہ ہو جو اس علاقے میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لئے سہولت میسر کر سکے۔ اس دور میں کچھ بات چلی بھی تھی لیکن پھر اس پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ بہر حال میرا خیال ہے کہ آخری دنوں میں حضور کی اس طرف دوبارہ توجہ ہوئی تھی لیکن

خلافت خامسہ کے شروع میں اس پر کام شروع ہوا...اس تعمیر میں (بتا چکا ہوں) کچھ لوگوں نے حصہ بھی لیا۔ اور فضل عمر ہسپتال کی انتظامیہ نے بڑی محنت سے اور ہر جگہ پر جہاں بچت ہو سکتی تھی جہاں ضرورت تھی، انہوں نے بچت کرائی اور تعمیر کروانے میں احتیاط کی۔ خاص طور پر ڈاکٹر نوری صاحب کے ٹیکنیکل مشورے بھی باقاعدہ ہر قدم پر ملتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ لیکن اب جو ایکوپمنٹ (Equipment) اور سامان وغیرہ ہسپتال کا آنا ہے وہ کافی قیمتی ہے۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ جیسے جیسے رقم کا انتظام ہوتا جائے گا یہ فیزز (Phases) میں خریدیں۔ لیکن ابتدائی کام کے لئے بھی کافی بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

اس لئے میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹرز ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔ اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کے لئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے اور ان کے اس فعل کا اجر اس کے وعدوں کے مطابق خدا کے پاس بے انتہا ہے۔ کوشش کریں کہ جو وعدے کریں انہیں جلد پورا بھی کریں۔ اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے۔ کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو یہ موقع دے رہا ہے کہ اس نیک کام میں، اس کار خیر میں حصہ لیں اور شامل ہو جائیں اور اس علاقے کے بیمار اور دکھی لوگوں کی دعائیں لیں۔ آجکل دل کی بیماریاں بھی زیادہ ہیں۔ ہر ایک کو علم ہے کہ ہر جگہ بے انتہا ہو گئی ہیں اور پھر علاج بھی اتنا مہنگا ہے کہ غریب آدمی تو افورڈ (Afford) کر ہی نہیں سکتا۔ ایک غریب آدمی تو علاج کروا ہی نہیں سکتا۔ پس غریبوں کی دعائیں لینے کا ایک بہترین موقع ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو دے رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔...

جہاں تک انسٹیٹیوٹ کے لئے ڈاکٹرز کا تعلق ہے، ہمارے امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے مستقل وقف کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد ربوہ پہنچ جائیں گے۔ دوسرے یہاں بھی بعض نوجوان واقفین زندگی ڈاکٹرز تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو اپنی تعلیم مکمل ہونے پر وہاں چلے جائیں گے۔ اور پاکستان میں بھی بعض نوجوان ہیں جنہوں نے وقف کیا ہے ٹریننگ لے رہے ہیں۔

اور اسی طرح ڈاکٹر نوری صاحب کی سرپرستی میں انشاء اللہ یہ ادارہ چلتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں بھی برکت ڈالے۔ اور پھر یہ ادارہ مکمل ہونے کے بعد میں دوسرے سپیشلسٹ ڈاکٹروں سے بھی کہوں گا کہ وہ بھی وقف عارضی کر کے یہاں آیا کریں۔ اللہ تعالیٰ، انشاء اللہ ان کی قربانیوں کے بدلے ضرور دے گا، اجر ضرور دے گا۔ اور دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ اس ادارے کو بہت کامیاب ادارہ بنائے۔ (الفضل 6 دسمبر 2005ء)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا سنگ بنیاد 32 نومبر 2003ء کو رکھا گیا اور یکم رمضان المبارک 15 ستمبر 2007ء سے مرحلہ وار مریضوں کا علاج شروع کیا گیا۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یوکے کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے 19/مئی 2007ء کو حضور نے نور ہسپتال قادیان کے لئے ڈاکٹروں کو خدمت کی تحریک فرمائی۔ (الفضل انٹرنیشنل 15 جون 2007ء ص 9)

واقفین نو ڈاکٹرز کو خاص طور پر حضور انور نے وقف کر کے فضل عمر ہسپتال، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور افریقہ کے ہسپتالوں میں خدمت کے لئے گزشتہ کئی سالوں سے تحریک کی ہوئی ہے۔

احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کو خدمت کی تحریک

9 مئی 2004ء کو حضور نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے یورپین چیپٹر کے پہلے سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے افریقہ میں مساجد، مشن ہاؤسز، سکولوں اور ہسپتالوں کی عمارت کی تعمیر کے لئے احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کو خدمت کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا:

ہر ایک احمدی کو ہر وقت اپنے ذہن میں یہ رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی تمام تر قابلیت اور صلاحیت کو جماعت کی بہتری کے لئے کام میں لائے اگر ہم میں سے ہر ایک اس قسم کی سوچ اپنے اندر تشکیل دے لے اور اس کے مطابق ہر انجینئر، کمپیوٹر سائنٹسٹ، ریسرچ ورکر اور ڈاکٹر جماعت کی خدمت کے لئے آگے آئے تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل نازل کرے گا اور آپ کی کوششوں کو پہلے سے زیادہ برکت دے گا...

اللہ تعالیٰ کے فضل سے IAAAE کے تحت اب ماڈل ویلیج (Model Village)، واٹر فار لائف (Water for Life)، سولر (Solar) اور ہَوا سے بجلی پیدا کرنے کے پراجیکس مستقل جاری ہیں۔ ماڈل ویلج کے تحت افریقہ کے دیہات میں بجلی، پانی اور بنیادی انسانی ضروریات کے لئے تعمیرات کے ذریعہ باشندوں کو سہولت پہنچائی جاتی ہے۔ واٹر فار

لائف کے تحت HandPumps نصب کیے جاتے ہیں اور کنویں کھودے جاتے ہیں تاکہ پینے کا صاف پانی بآسانی مہیا ہو۔ اب حال میں ہی حضور انور نے MITC یعنی مسرور انٹرنیشنل ٹیکنیکل کالج کا اجرا فرمایا۔ یہ IAAAE کے زیر انتظام افریقن ممالک میں ٹیکنیکل کالجز کے اجرا پر مشتمل ایک پروجیکٹ ہے جس کا مقصد افریقہ میں لوگوں کو بنیادی ٹیکنیکل کام سکھانا ہے تاکہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں اور دوسری ضروریات زندگی میں پیش آنے والے ٹیکنیکل کام انجام دے سکیں۔

سونامی کے متاثرین کے لئے ریلیف فنڈ کی تحریک

26 دسمبر 2004ء کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک سماٹرا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، ملائیشیا، سری لنکا مالدیپ اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطہ میں ہولناک سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکلخت دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا۔ انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کے لئے ازراہ شفقت مرکزی فنڈ سے دس لاکھ روپے کی رقم مرحمت فرمائی۔

آزاد کشمیر کے زلزلہ زدگان کے لئے تحریک

8/اکتوبر 2005ء کو پاکستان اور آزاد کشمیر میں تباہ کن زلزلہ آیا جس سے لاکھوں لوگ متاثر ہوئے۔ ان کی امداد کے لئے بھی حضور نے خاص طور پر پاکستانی احمدیوں کو آگے بڑھ چڑھ کر مدد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز باہر کے ملکوں میں بسنے والے پاکستانی احمدیوں کو مخاطب ہوتے ہوئے 14/اکتوبر 2005ء کے خطبہ میں فرمایا: ان کو بھی بڑھ چڑھ کر ان لوگوں کی بحالی اور ریلیف (Relief) کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہئے۔ وہاں کی ایمبیسیوں نے جہاں جہاں بھی فنڈ کھولے ہوئے ہیں اور جہاں ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) نہیں ہے، ان ایمبیسیز میں جا کر مدد دے سکتے ہیں۔ (خطبات مسرور جلد 3 ص 216)

حضور انور نے ایک خط کے ذریعہ صدر اور وزیراعظم پاکستان کو امداد کا یقین دلایا۔ اسی طرح ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے 10 لاکھ روپے حکومت کے فنڈ میں فوری طور پر جمع کرا دیئے نیز "انسانی ہمدردی کی مد" کے تحت پورے ملک میں امدادی رقوم کی فراہمی شروع کر دی۔

یتامیٰ کی خدمت کی تحریک

حضور نے خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء میں فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیر احباب ہیں وہی اس میں رقم دیتے ہیں۔ الحمد للہ، جزاک اللہ، ان سب کا شکریہ۔

اب میں باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، پڑھائی نہ کر سکتے ہوں، کھانے پینے کے اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں، اسی طرح بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے، اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں پیش آئے گی۔ لیکن امراء جماعت یہ کوشش کریں کہ یہ جائزے اور تمام تفاصیل زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک مکمل ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم یتامیٰ کا جو حق ہے وہ ادا کر سکیں۔

(الفضل 19 نومبر 2004ء)

غریب بچیوں کی شادی کے لئے امداد کی تحریک

حضور نے خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء میں شادی بیاہ کے موقع پر اسراف سے بچنے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ ان مواقع پر غریب بچیوں کی شادی کے لئے رقم فراہم کی جائے۔

بیوت الحمد سکیم میں شرکت کی تحریک

حضور نے خطبہ عید الفطر 31/اکتوبر 2007ء میں بیوت الحمد سکیم میں شرکت کرنے کی تحریک فرمائی۔

☆...☆...☆

بقیہ از صفحہ 11

ہو گا وہ ڈیڑھ 2 سال میں مکمل ہو گیا۔ (الفضل 13 دسمبر 1975ء)

حضور نے مجلس نصرت جہاں قائم کر کے مربوط اور ثمر آور کوشش کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضور کے دورہ کے 6 ماہ کے اندر ستمبر 70ء میں غانا میں پہلا سکول اور نومبر 1970ء میں غانا میں ہی پہلا ہسپتال قائم ہو گیا۔

خلافت ثالثہ کے اختتام تک 6 افریقن ممالک (غانا، سیرالیون، نائیجیریا، گیمبیا، لائبیریا، آئیوری کوسٹ) میں 19 ہسپتال اور 24 سکول کام کر رہے تھے اور ان اداروں کا سالانہ بجٹ 4 کروڑ سے تجاوز کر چکا تھا۔ ہسپتالوں اور سکولوں کی کروڑوں روپوں کی عمارتیں اس کے علاوہ تھیں۔

جون 1982ء تک 27 لاکھ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ سکولوں سے 28 ہزار بچوں نے تعلیم حاصل کی۔

نصرت جہاں تنظیم نو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1988ء میں افریقہ کا دورہ فرمایا اور 22 جنوری 1988ء کو خطبہ جمعہ میں نصرت جہاں سکیم میں نئے اضافے فرمائے جن میں مغربی ممالک سے احمدیہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کو اس سکیم میں بھرپور حصہ ڈالنے کی تلقین فرمائی اور ڈاکٹرز کو بالخصوص اس سکیم کے تحت افریقہ کی مظلوم انسانیت کی خدمت کے لئے اپنا وقت پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ فنی مہارت رکھنے والے بلکہ مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ مثلاً تاجر ہیں۔ صنعتوں والے ہیں جن کو کسی خاص صنعت کاری کا تجربہ ہے وہ سب آگے آئیں اور اپنی خدمات پیش کریں۔ ... اسی طرح جو پہلی تحریکیں چل رہی ہیں اس میں بھی ہمیں شدید ضرورت ہے کہ کثرت سے نئے نام آئیں۔ ہر معیار اور ہر سطح کے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر معیار اور ہر سطح کے ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔ خدمت کے مطالبے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ اس لئے ان سارے امور میں نصرت جہاں تحریک نو کا میں اعلان کرتا ہوں۔ ایک نئے جذبے اور ایک نئے ولولے کے ساتھ ساتھ نصرت جہاں کے کام کو مزید آگے بڑھانے کے لئے ایک نیا شعبہ نصرت جہاں تحریک نو ان سارے امور پر غور کرے گا اور ان سارے امور کو مرتب کرے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کو نئے میدانوں میں افریقہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے گا۔ (ضمیمہ ماہنامہ مصباح مارچ 1988ء)

لاک ڈاؤن سے ہم نے کیا سیکھا؟
ایک واقفِ نو کی نظر سے

(راشد مبشر طلحہ۔یوکے)

پسِ منظر اور دنیا کی عمومی حالت

کورونا وائرس کی وبا ایک عظیم بلا بن کر نازل ہوئی جس کے خطرناک اثرات کی وجہ سے تمام معمولاتِ زندگی مفلوج ہوگئے ہیں۔ اور لوگ لاک ڈاؤن کے نتیجہ میں گھروں میں رہنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ معصوم بچے اس صورت حال کو پوری طرح سمجھ نہیں رہے اور ہر شخص کسی نہ کسی طرح پریشان اور فکرمند ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کی حکومتیں بھی بے بسی کا اظہار کر رہی ہیں۔ چنانچہ انہی حالات کے متعلق قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا (الزلزال:4)

یعنی انسان کہہ اٹھے گا کہ اِسے ہو کیا گیا ہے؟

ہمیں اس لاک ڈاؤن کی وجہ سے فکر ضرور ہے، لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ناامیدی ہرگز نہیں ہے۔ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل لڑکوں اور لڑکیوں پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس رنگ میں ڈھالیں جو خدا تعالیٰ کے احکامات کے عین مطابق ہوں۔ اور ہمارے پیارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے اصولوں اور ارشادات کا ایک حسین نمونہ پیش کرتے ہوئے دوسروں کو بھی ان اعلیٰ اخلاق پر کاربند کرنے والے ہوں۔ پس انہی تصورات اور راہوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم نے تکلیف اور عُسر کے اِن لمحات کو جن میں ساری دنیا ایک رنگ میں قید ہو کر رہ گئی ہے گزارنا ہے۔

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہو

وائرس سے بچاؤ اور لاک ڈاؤن کے بارہ میں حضورِ انور کی ہدایات

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت کی نعمت عطاء کی ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور نصائح سے نہ صرف ہمارے ایمانوں اور حوصلوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے بلکہ ہمیں اپنی زندگیاں سنوارنے کے لئے ایک لائحہ عمل بھی مل جاتا ہے۔ چنانچہ اس لاک ڈاؤن اور وائرس کی وبا کے بارہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 20 مارچ 2020ء میں ہمیں بعض اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ یہ باتیں ہمیں لاک ڈاؤن کے بعد بھی حتی الوسع جاری رکھنی چاہئیں۔ ان میں سے چند ذیل میں بطور نمونہ پیش ہیں۔

قوتِ مدافعت بڑھائیں

حضورانور نے فرمایا کہ "جسم کی قوت مدافعت بڑھانے کے لیے اپنے آرام کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے۔ عادت ڈالیں کہ جلدی سوئیں اور آٹھ نو گھنٹے کی نیند پوری کر کے جلدی اٹھیں۔" عام حالات میں اکثر ہم سے اس بارہ میں غفلت ہو جاتی ہے کہ ہم بے جا دیر رات تک جاگے رہتے ہیں اور یوں اپنی نیند پوری نہ کر کے اپنے جسم کو کمزور کر رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس بارہ میں فرمایا ہے کہ ایک قوی اور طاقتور مومن ایک کمزور مومن سے بہتر ہوتا ہے۔ پس ہم واقفینِ نو کو

اس کا خاص خیال کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے، تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے آپ کو جسمانی لحاظ سے بھی اس قابل بنائیں۔ اس لاک ڈاؤن نے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم اپنی زندگی میں ڈسپلن پیدا کریں، وقت کے ضیاع سے بچیں اور اپنی تمام تر صلاحیتیں خدمتِ دین و خدمتِ خلق کے لئے پیش کریں۔

بازاری چیزوں سے پرہیز کریں

ایک اور سنہری نکتہ جو حضور نے ہمارے سامنے رکھا وہ یہ ہے کہ "بازاری چیزیں کھانے سے بھی پرہیز کریں۔" بظاہر یہ بہت معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگر لاپرواہی سے کام لیا جائے تو چھوٹی چھوٹی باتیں بھی سخت تکلیف اور نقصان کا باعث بن جاتی ہیں۔

ہم نے اپنی زندگیاں بغیر کسی مقصد کے نہیں گزارنیں۔ بجائے اس کے کہ جب چاہے گلی محلے، بازاروں وغیرہ میں گھومتے پھرتے رہیں، بحیثیت وقفِ نو، اس لاک ڈاؤن سے ہم لازماً یہ نتیجہ حاصل کریں کہ بے مقصد بازاروں میں گھومنا اور دنیاوی شور شرابے میں شامل ہونا بھی ایک بیماری کی ہی قسم ہے۔ ہاں جب ایک خاص وقت اور ایک خاص فاصلے کو مدِ نظر رکھ کر اور ملکی قوانین کو اپناتے ہوئے ہم ضروریاتِ زندگی کی انجام دہی کریں گے تو یہ ہماری اجتماعی زندگی کے لئے بہت مفید اور کارگر ثابت ہو گا۔ اور ان اصولوں کی بناء پر ایک واقفِ نو اپنی زندگیوں میں ایک ترتیب اور نظم و ضبط پیدا کر سکتا ہے اور اپنا قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ اور اس کو جماعت، قوم اور وطن کے دیگر مفید مقاصد

کے لئے خرچ کر سکتا ہے۔

پس اس لاک ڈاؤن نے ہمیں یہ بھی سکھادیا کہ شوقیہ طور پر بازاری چیزوں پر پیسے خرچ کرنے سے بچنا چاہئے۔ ورنہ ہم نہ صرف فضول خرچی کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے آپ کو اور اپنے پیاروں کو خطرناک بیماریوں کا بھی نشانہ بنا رہے ہوں گے۔ مزید یہ کہ ہم واقفینِ نو قناعت اور برداشت پیدا کریں۔ گھر میں جو میسر ہو اسی کو استعمال کریں۔

صفائی کے اعلیٰ معیار قائم کریں

اوّل تو ہم روزمرہ کی زندگی میں اکثر صفائی ستھرائی کا اتنا خیال نہیں رکھتے جتنا ہمیں رکھنا چاہئے۔ حالانکہ ہمارا مذہب تو صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے۔ پس اِس لاک ڈاؤن نے ہمیں ایک یہ بہت بڑا سبق دیا ہے کہ جب تک جسمانی صفائی ایک خاص معیار تک نہ پہنچ جائے، اُس وقت تک ہم متعدی بیماریوں سے کسی طرح بھی محفوظ نہیں ہو سکتے۔ نہ ہم اور نہ ہی ہمارا معاشرہ۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ پھر ہماری روحانی حالت بھی اس آلودگی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور اس کے نتیجہ میں انسان خدا تعالیٰ سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "ہاتھوں کو صاف رکھنا چاہیے۔ اگر سینیٹائزر نہیں بھی ملتے تو ہاتھ دھوتے رہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کم از کم پانچ دفعہ وضو کرنے والے جو ہیں ان کو صفائی کا موقع مل جاتا ہے۔" (خطبہ جمعہ 20 مارچ 2020ء)

اگر ہم خود جسمانی پاکیزگی اور حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل نہیں کرتے تو ہم اپنی کمزوری یا بیماری نادانستہ طور پر دوسروں میں منتقل کرنے کا باعث بن سکتے ہیں جس سے سارا معاشرہ تکلیف اور پریشانی میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کیونکہ واقفینِ نو تو انسانیت کے قیام اور اُسے حقیقی زندگی بخشنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اذن سے قائم کردہ ایک عظیم الشان فوج ہے۔ اگر ہم ہی معاشرہ کی تباہی

کا باعث بن گئے تو یہ ہماری سخت ناکامی ہو گی اور بہت ہی خطرناک بات ہو گی۔ پس اپنے آپ کی اور اپنے پیاروں کی بقاء کے لئے اس لاک ڈاؤن میں ہمیں یہ سبق ملا کہ ہم نے اِن ایک دو ماہ میں بوجہ ضرورت صفائی کے جو اصول متعین کئے ہیں، انہیں لازماً آئندہ بھی جاری رکھنا ہے۔

مطالعہ کتب

اس لاک ڈاؤن نے ہمیں اپنی ایک اور اہم ذمہ داری کی طرف شدت سے متوجہ کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اسلام اور احمدیت کی بنیادی تعلیمات حاصل کئے بغیر نہ تو اپنا ذاتی نمونہ بہتر کر سکتے ہیں اور نہ ہی تبلیغ کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنِ کریم کا بغور مطالعہ کرتے رہیں اور تفسیر پڑھ کر اپنے علم میں اضافہ کریں۔ آج کل جبکہ ہم گھروں میں ہیں اور دنیوی مصروفیات سے کچھ حد تک رخصت ہے، تو ان دنوں کا بہترین فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت قرآنِ کریم کو پڑھنے اور سمجھنے میں صَرف کرنا چاہئے۔

مزید یہ کہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شوق پیدا کرنے کے لئے یہ دن بہت ہی بابرکت ثابت ہو رہے ہیں۔ اور ہم میں سے اکثر کو پہلی دفعہ یہ احساس ہوا کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ اور وہ علمی اور روحانی خزائن جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں وہ ایک سمندر ہے جو ایمان کو تازہ کرتا چلا جاتا ہے۔ پس اگر کوشش کی جائے تو ہر واقفِ نو کو کم از کم دو تین کتابیں پڑھنے کی توفیق تو ضرور مل جائے گی۔ اور اس کے نتیجہ میں یہ لاک ڈاؤن ہماری روحانی زندگی اور ایمان اور ایقان میں ترقی کا باعث ہو گا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس عادت کو ہمیشہ کے لئے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور یوں اپنے آپ کو ایک مثالی واقفِ نو بنا کر جماعت کی خدمت کے لئے پیش کریں۔

گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانا

بعض اَور کام ہیں جو اس لاک ڈاؤن نے ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثر ڈالا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم گھر کے کام کاج، صفائی ستھرائی، باغبانی اور دیگر روزمرہ کے کاموں کے ذریعہ اپنی شخصیت کو اجاگر کرتے رہے۔ روزانہ کچن میں اپنی امی کا ہاتھ بٹا کر یہ احساس پیدا ہوا کہ کس طرح ہم ہر روز بغیر کسی مشقت کے عمدہ اور پسندیدہ کھانے تو کھالیتے ہیں لیکن اِن کی تیاری کے مراحل میں مائیں اور بہنیں جس تندہی اور جانفشانی سے اپنا وقت صَرف کرتی ہیں اس کا ہمیں اکثر اندازہ بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ ،اس لاک ڈاؤن کا یہ بھی ایک ثمر ہے کہ ہمیں پہلے سے زیادہ اپنے والدین

اور بہن بھائیوں کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ ہوئی ہے۔

مزید یہ کہ ان تجربات سے ہم نے کچھ حد تک کھانے پکانے بھی سیکھ لئے ہیں اور یہ ہنر ہر ایک وقفِ نو کے لئے بہت ضروری ہے تاکہ وہ مشکل حالات میں اپنی مدد آپ کے تحت کوئی کھانا تیار کر سکے۔

بہت دعائیں کریں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں مزید فرمایا:

''آخری حربہ دعا ہے اور یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس [بیماری] کے شر سے بچائے۔'' دعاؤں کی طرف تو بار بار حضورِ انور ہماری توجہ دلا چکے ہیں۔ اور دنیا کہ موجودہ حالات بھی ہمیں اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے ہاتھ اٹھائیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''ابتلاؤں میں یہ دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 147۔ ایڈیشن 2003ء)

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن

اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اِن نیک عادات کو ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور ہدایات پر عمل کرنے والے اور وقف کے تقاضے پورے کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق دے اور ہر یک ظاہری اور باطنی ابتلاء سے نجات عطاء فرمائے۔

☆...☆...☆

عالمی وبا (کوروناوائرس) کے دوران جامعہ احمدیہ یوکے کی مصروفیات

(صہیب احمد۔ یوکے)

جامعہ احمدیہ میں جماعت احمدیہ کے مربیان تیار ہوتے ہیں۔ اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ امن کے مجاہدین 7 سال اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت حاصل کرتے ہیں اور پھر تقرری کے بعد دنیا بھر میں اسلام کا پرچار کرتے ہیں۔

جامعہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ پودا ہے جو خلافت احمدیہ کے سائے تلے نشوونما پا رہا ہے۔ جامعہ احمدیہ یوکے قصر خلافت سے صرف چند میل دوری پر واقع ہے اور اس لحاظ سے اس ادارہ کو جہاں یہ سعادت حاصل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سائے تلے اپنی نشوونما پا رہا ہے وہاں اس جامعہ کے طلباء کی ذمہ داریاں بھی ہر لحاظ سے بڑھ جاتی ہیں۔

خاکسار اس مضمون میں عالمی وباء (کوروناوائرس) کے دوران طلباء کی مصروفیات کا ذکر کرے گا۔

سب سے پہلے ہم ان دنوں کی بات کرتے ہیں جب یوکے میں یہ وبا اپنی جڑیں پکڑنے لگی۔ 29/ فروری 2020ء کو BBC NEWS پر یہ خبر نشر ہوئی کہ یوکے میں اس وبا کا سب سے پہلا شکار HASLEMERE میں ہے۔ یہ وہ قصبہ ہے جہاں جامعہ احمدیہ یوکے واقع ہے۔ دو دن کے بعد خبر آئی کہ LOCAL GP (یعنی مقامی ڈاکٹر) بھی اس وبا کا شکار ہوا ہے۔ یہ خبر تمام طلباء اور انتظامیہ کے لئے پریشان کن تھی لیکن سب سے بڑھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے تھی۔ جامعہ احمدیہ میں تمام طلباء مل کر رہتے ہیں اس لئے ضروری تھا کہ ہر لحاظ سے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔ محترم پرنسپل صاحب نے اس وقت ان تمام طلباء کو self-isolation کے لئے گھر بھجوا دیا جن کا ایک ہفتہ کے دوران LOCAL GP کے ساتھ رابطہ قائم ہوا تھا۔ اور اس کے بعد اُن تمام طلباء کو جن کی طبیعت ناساز تھی احتیاطی تدبیر کے تحت گھر بھجوایا۔ ان حالات کے باوجود طلباء کی تعلیم میں کوئی کمی نہیں آئی۔ تمام طلباء کی باقاعدگی

کے ساتھ پڑھائی کچھ آن لائن کلاسز کے ذریعہ اور کچھ assignments کے ذریعہ سے جاری رہی۔ احتیاطی تدابیر کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر تمام طلباء کو حفظِ ماتقدم کی دوائیاں بھی دی گئیں۔ جامعہ کی عمارت کی باریک بینی کے ساتھ صفائی کی گئی۔ چند روز میں ہی اس وبا نے پوری دنیا میں اپنے پیر جمانا شروع کر دیے اور بہت خطرناک اثرات ہمارے سامنے آنا شروع ہوئے۔ تمام طلباء کو ہدایت کی گئی کہ وہ باہر نہ جائیں اور اپنے کمروں اور ارد گرد کی صفائی کا بہت خیال رکھیں۔ جامعہ احمدیہ میں صفائی کا معیار ہر آن بہت بلند رہتا ہے مگر ان دنوں میں ہر طالب علم کو بطور خاص اس کی ہدایت کی گئی کہ اپنے گردونواح کا بے حد خیال رکھیں۔

ماہ فروری کے آخری ایّام میں جبکہ پورے یورپ میں تمام سکول اور یونیورسٹیاں بند کرنے کا اعلان کر دیا گیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد موصول ہوا کہ جامعہ احمدیہ کی پہلی تین جماعتوں کو گھر بھجوا دیا جائے اور ان کی آن لائن کلاسز لی جائیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی

کہ ہمارے پروفیسر محترم ابراہیم اخلف صاحب بھی اس وبا کا شکار ہوئے مگر خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور انور کی دعا سے آپ شفا پا گئے۔ چونکہ محترم ابراہیم صاحب پہلی تین جماعتوں کو پڑھاتے تھے اس لئے ان تمام طلباء کو گھر بھجوا دیا گیا اور ان کی آن لائن کلاسز کا انتظام کیا گیا۔ اس کے ساتھ حضور انور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طلباء کو بھی گھر بھجوانے کا ارشاد فرمایا جو بیرونی ممالک میں رہائش رکھتے ہیں۔ نیز ہدایت فرمائی کہ جو طلباء جامعہ میں رہ گئے ہیں وہ اپنی تعلیم کو جاری رکھیں اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ یوکے کے تحت کام کریں۔ اس عالمی وبا کے دوران پیدا ہونے والے سنگین حالات میں مجلس خدام الاحمدیہ کو ہر پہلو سے بہت خدمت کی توفیق مل رہی تھی اور ابھی بھی مل رہی ہے۔

طلباء کو مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت جن خدمات کا موقع مل رہا ہے ان میں سب سے پہلے تو قصر خلافت کی سیکیورٹی ڈیوٹی ہے۔ جتنے بھی طلباء جامعہ میں رہ گئے ہیں ان کا ایک وفد بنا کر قصر خلافت بھجوایا جاتا ہے اور پورا ہفتہ وہ طلباء قصر خلافت میں ہی رہائش رکھتے ہوئے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ اسی طرح چند دنوں کے بعد دوسرا وفد ڈیوٹی دیتا ہے اور پہلا چلا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خدمت خلق کے لئے ایک گروپ ان طلباء کا بنایا گیا جو مختلف لوگوں سے رابطہ کر کے ان کا حال احوال معلوم کرتے ہیں۔ ایک گروپ ان طلباء کا بنایا گیا ہے جو 24 گھنٹوں کے لئے ایمرجنسی فون کال لیتے ہیں اور ضرورت مند لوگوں تک ضرورت کا سامان پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں۔ بعض طلباء سوشل کیمپین میں شامل ہیں۔ بعض طلباء اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے ساتھ آن لائن پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔ بعض طلباء اس لاک ڈاؤن میں اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی صحت کے اعتبار سے مختلف ورزشی پروگرام اور مختلف ورزشی وڈیوز بناتے رہے ہیں۔

مگر ان تمام ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ جامعہ کی پڑھائی جاری رہی۔ اس لئے تمام اساتذہ کرام اپنے اپنے مضمون کا کام طلباء کو دیتے ہیں اور کسی کتاب کا انتخاب کر کے اس کے نوٹس بنانے کا کام سونپتے ہیں اور ہر ہفتہ کے آخر میں طلباء نے اپنے کام کی رپورٹ جمع کروانی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی کے تحت یہ تمام طلباء اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ہر آن اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ان تمام مجاہدین کو بھی جو اس مشکل وقت میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی بخوبی نبھانے میں مصروف ہیں۔ آمین۔

☆...☆...☆

جلسہ سالانہ یوکے 2019ء کے موقع پر دوسرے دن بعد دوپہر کے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک وقفِ نو کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے فرمایا:

تحریک وقفِ نَو

واقفین نَو کی کل تعداد اب 69219 ہے جس میں سے 41275 لڑکے اور 27944 لڑکیاں ہیں۔ اس سال نئے شامل ہونے والے واقفین نَو کی تعداد 1345 ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو کی تعداد 30 ہزار 300 ہے جس میں لڑکے 19669 اور لڑکیاں 10361 ہیں۔ رپورٹ کے مطابق تجدیدِ وقف نَو کرنے والے جن واقفین نَو کے فارم موصول ہوئے ہیں ان کی تعداد 14940 ہے۔ واقفینِ نَو کی تعداد کے لحاظ سے نمبر ایک پاکستان ہے۔ پھر جرمنی۔ پھر یوکے۔ پھر انڈیا۔ پھر کینیڈا۔

اُردُو محاورات

محاورہ کے بارہ میں یہ بات یاد رکھیں کہ یہ مصدر کی شکل میں ہوتا ہے جسے مختلف افعال میں تبدیل کرسکتے ہیں۔ مثلاً: "عید کا چاند ہونا"۔ اسے فاعل یا فعل کے لحاظ سے تبدیل کرسکتے ہیں، جیسے: وہ عید کا چاند ہو گیا ہے، تم عید کا چاند ہو گئے ہو... وغیرہ۔ کہاوت میں ایسا کرنا جائز نہیں۔ کہاوت کے الفاظ من و عن استعمال ہوتے ہیں۔

محاورہ: ہاں میں ہاں ملانا

معنی: اتفاق رائے کرنا

استعمال: **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

مسلمانوں کی حالت بھی اس وقت عجیب ہوئی ہوئی ہے۔ ایک طرف تو نام نہاد مولویوں کا طبقہ ہے یا شدت پسند لوگوں کا طبقہ ہے جس نے جیسا کہ میں نے کہا ہر طرف اسلام کے نام پر اپنوں اور غیروں کے خلاف فساد برپا کیا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اُن کے ردّ عمل کے طور پر یا مغربی اور دنیاداری کے اثر کے تحت مذہب سے لاتعلق ہیں۔ اعتماد سے اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو بیان کرنے کے بجائے یا لاتعلق ہیں یا خوفزدہ ہیں۔ بعض چیزوں میں اسلامی تعلیم کی خوبیوں کو بیان کرنے کے بجائے اور دنیاداروں کی باتوں کو غلط کہنے کی بجائے ان کی **ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں** اور اسلامی تعلیم کی غلط توجیہیں اور وضاحتیں پیش کرتے ہیں کہ یہ نہیں، اس کا مطلب تو یہ تھا یا یہ تھا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 / مارچ 2017ء)

محاورہ: ہاتھ بٹانا

معنی: مدد کرنا

استعمال: **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

اگر ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے اور بندوں کا حق ادا کرنے کا کام کر رہے ہیں، اگر ہمارے معاملات خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے ساتھ صاف ہیں اور اس میں امتیازی شان رکھتے ہیں تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نئی زمین اور نیا آسمان بنانے میں آپؑ کا **ہاتھ بٹا رہے ہیں**۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 / جون 2015ء)

محاورہ: عش عش کرنا

معنی: بہت تعریف کرنا

استعمال: **خطبہ الہامیہ کے بعد حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے خطبہ کا ترجمہ سنایا۔ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے دوستوں کی درخواست پر خطبے کا ترجمہ سنانا شروع کیا۔ اس کے لئے آپ کھڑے ہوئے تو لکھنے والے کہتے ہیں کہ زبان کے خیالات مختلف ہوتے ہیں۔ ہر ایک کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ اور فوری ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کرنا نہایت مشکل ہے۔ مگر روح القدس کی تائید سے آپ (حضرت مولوی عبدالکریم صاحب) نے اس فرض کو بھی خوبی سے ادا کیا اور ہر شخص **عش عش کر اٹھا**۔ مولوی صاحب موصوف ابھی اردو ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدسؑ فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں گر گئے۔ آپؑ کے ساتھ حاضرین نے بھی سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ابھی مَیں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ مبارک۔ یہ گویا قبولیت دعا کا نشان ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30 / جون 2006ء)

محاورہ: زندہ در گور ہونا

معنی: تکلیف میں ہونا

استعمال: **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:**

خلافت کا نظام آپؐ کے بعد آپ کے کام کو جاری رکھنے کے لئے چلتا چلا جائے گا۔ کوئی اور نظام اگر اس کے مقابل پر اٹھے گا تو ناکام و نامراد ہو گا۔ خلافت وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ چھین کر نہیں لیا جاتا۔ ظلم کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ معصوموں کو **زندہ در گور کر کے** نہیں حاصل کیا جاتا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 15 / اگست 2014ء)

☆...☆...☆

والدین کی خدمت میں دین و دنیا کی بھلائی

تانیس عمران کاہلوں

ارشادات الٰہی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (الاحقاف:16)

اس آیت سے اس رشتہ کے مقدس اور عظیم ہونے کا علم ہوتا ہے۔

اسی طرح سورہ بنی اسرائیل کی آیت 24 اور 25 میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا:

"تیرے ربّ نے اس بات کا تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آجائے تو انہیں ان کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے ہمیشہ نرمی سے بات کر۔"

اور والدین کے لئے یہ دعا سکھائی کہ

"اور رحم کے جذبہ کے ماتحت ان کے سامنے عاجزانہ رویہ اختیار کرو اور ان کے لئے دعا کرتے وقت کہا کہ اے میرے ربّ! ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔"

(بنی اسرائیل:25)

سورۃ النساء آیت 73 میں فرمایا:

"اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو۔"

سورۃ الاحقاف آیت 16 کا ذکر آغاز میں ہوا ہے۔ پوری آیت اس طرح ہے:

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔"

قرآن کریم کی ان جملہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے بعد

والدین کے ساتھ غیر معمولی حُسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

والدین کی غیر معمولی خدمت اور ان کی عزت و تکریم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے والدین نے ہماری پیدائش اور پرورش میں بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کیا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ یہ حق رکھتے ہیں اور اولاد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کی غیر معمولی خدمت کریں۔

ارشادات نبوی حسن سلوک کا مستحق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے! آپ نے فرمایا: تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا۔ پھر کون! آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پھر پوچھا پھر کون! آپ نے فرمایا: ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔ (بخاری، کتاب الادب)

بدقسمت شخص

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مٹی میں ملے اس کی ناک مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپ نے تین بار دہرائے) یعنی ایسا شخص قابل ندامت اور بدقسمت ہے۔

لوگوں نے عرض کیا۔ حضور! کونسا شخص؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ (مسلم، کتاب البر والصلہ)

بہترین نیکی

حضرت ابوعبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے جب کہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔

(مسلم، کتاب البر والصلہ)

والدین کے لئے نیکی

حضرت ابواسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی مسلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کر سکوں۔ آپ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے

لئے دعائیں کرو، ان کے لئے بخشش طلب کرو۔ انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔ (ابوداؤد، کتاب الادب)

والدین کی خدمت بعض حالات میں اتنی اہمیت اختیار کر جاتی ہے کہ حقوق اللہ پر بھی مقدم ہو جاتی ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے مخصوص حالات میں والدین کی خدمت اور اطاعت کو نماز، حج اور جہاد پر بھی اوّلیت عطا فرمائی ہے۔ جس کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

مقبول حج اور والدین کی خدمت کا جہاد

والدین کی خدمت و فرمانبرداری کا ثواب گویا حج و عمرہ اور جہاد کے

برابر ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کی قدرت نہیں۔

رسول اللہ نے دریافت فرمایا:

کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟

اس شخص نے کہا ہاں میری والدہ زندہ ہے۔ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کر کے اللہ تعالیٰ سے ملو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم حج کرنے والے، عمرہ کرنے والے اور جہاد کرنے والے (کی طرح) ہو۔" (الترغیب والترہیب)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ماں باپ کا اطاعت شعار و خدمت گزار فرزند، جب ان کی طرف رحمت و محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی لئے ہر نگاہ کے بدلے میں حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے، صحابۂ کرام نے پوچھا "یارسول اللہ! اگرچہ وہ ہر روز سو بار دیکھے؟" آپ نے فرمایا! ہاں، اگرچہ وہ سو بار دیکھے، اللہ تعالیٰ بڑا پاک اور بہت بڑا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 124)

چنانچہ حضرت اویس قرنیؒ کی والدہ جب تک زندہ رہیں ان کی تنہائی کے خیال سے حضرت اویس قرنی نے حج نہیں کیا اور ان کی وفات کے بعد حج کا فریضہ ادا کیا۔

(صحیح مسلم - کتاب فضائل الصحابۃ)

تاریخ میں ذکر ملتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ جب تک زندہ رہیں ان کی خدمت کی وجہ سے حضرت ابوہریرہؓ نے بھی حج نہیں کیا۔

حضرت معاویہؓ بن جاہمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد جاہمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم میں جہاد میں شرکت کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے رہنمائی لینے آیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تیری ماں موجود ہے انہوں نے کہاہاں۔

فرمایا: پھر اس کی خدمت میں لگ جا کیونکہ جنت اس کے قدموں تلے ہے۔(سنن نسائی حدیث 3106)

مقبول دعائیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے تین دعائیں جو لازماً قبول ہوتی ہیں۔ والد کی دعا۔ مظلوم کی دعا۔ مسافر کی دعا۔(بیہقی، صحیح الجامع 2032)

اسی لئے قرآن کریم نے والدین کو اولاد کے حق میں دعائیں سکھائی ہیں اور بزرگوں کا یہی وطیرہ ہے۔

حصول جنت

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے ماں اور باپ دونوں کی اطاعت کرتے ہوئے دن کا آغاز کیا اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر ایک کی اطاعت کی ہو تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہے۔ اور جس نے ماں باپ دونوں کی نافرمانی کرتے ہوئے صبح کی اس کے لئے جہنم کے دو دروازے کھل چکے ہوتے ہیں اور اگر ایک کی نافرمانی کی ہو تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ کسی نے پوچھا اگر ماں باپ ظالم ہوں تو کیا پھر بھی ایسا ہو گا فرمایا اگرچہ وہ ظالم ہوں اگرچہ وہ ظالم ہوں اگرچہ وہ ظالم ہوں۔(مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب)

عمر اور رزق میں برکت کا گر

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔(مسلم کتاب البر والصلہ و مسند احمد)

رضائے الٰہی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی رضا والد کی رضا میں مضمر ہے اور خدا کی ناراضگی میں پوشیدہ والد کی ناراضگی ہے۔

(شعب الایمان للبیہقی)

اور والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو

یہ بات یقینی ہے کہ انسان اپنے والدین کے احسانات کو اتار نہیں سکتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ایک شخص کا پورا مال اس کے والد کی ملکیت قرار دیا۔ یہ ورثے کا اور قانونی مسئلہ نہیں تھا بلکہ تربیتی اور اخلاقی لحاظ سے اولاد کو ایک زبردست نصیحت تھی چنانچہ

ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس مال ہے اور اولاد بھی ہے۔ لیکن میرے والد کو میرے مال کی ضرورت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو اور تیرا مال سب تیرے والد کا ہے پھر فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے اس لئے اپنی اولاد کی کمائی سے کھا سکتے ہو"۔

(سنن ابن ماجہ حدیث 2282

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم تو آپ کی پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اور آپ ﷺ چھ سال کے تھے کہ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ بھی رحلت فرما گئیں۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تقدیر الٰہی کے ماتحت والدین کی براہ راست خدمت کا موقع تو نہیں ملا مگر ان کے لئے آپ ﷺ کے دل میں محبت کے بے پناہ جذبات تھے۔ آپ نے ان کی خدمت کے جذبہ کی تسکین آپ نے رضاعی والدین کی خدمت کر کے حاصل کی۔

حافظ ابن جوزی نے الحدائق میں لکھا ہے کہ حضرت اسامہؓ بیان کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ حلیمہ سعدیہ مکہ میں آئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر قحط اور مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ سے مشورہ کیا اور رضاعی ماں کو چالیس بکریاں اور مال سے لدا ہوا ایک اونٹ دیا۔

ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔ جب وہ حضور کے پاس آئیں تو حضور نے امی امی کہتے ہوئے ان کے لئے اپنی چادر بچھائی جس پر وہ بیٹھ گئیں۔

حضرت ابوالطفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مقام پر گوشت تقسیم فرمارہے تھے کہ ایک عورت آئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب چلی گئی۔ حضور نے اس کی بہت تعظیم کی اور اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی۔ میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے تو لوگوں نے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

(مسلم کتاب البر والصلہ)

ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ آپ کے رضاعی والد آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا۔ پھر رضاعی ماں آئیں تو آپ نے دوسرا گوشہ بچھا دیا۔ پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی والدین سے محبت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی والدہ سے بے پناہ محبت تھی۔ جب کبھی ان کا ذکر فرماتے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔

شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کا چشم دید بیان ہے کہ حضور ایک مرتبہ سیر کی غرض سے اپنے پرانے قبرستان کی طرف نکل گئے۔ راستہ سے ہٹ کر آپ ایک جوش کے ساتھ اپنی والدہ صاحبہ کے مزار پر آئے اور اپنے خدام سمیت ایک لمبی دعا کی۔ حضور جب کبھی حضرت والدہ صاحبہ کا ذکر کرتے تو آپ چشم پُر آب ہو جاتے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی کتاب "سلسلہ احمدیہ" جلد اول میں بھی حضورؑ کی اس محبت کا ذکر یوں فرمایا ہے کہ خاکسار راقم الحروف کو اچھی طرح یاد ہے کہ جب بھی حضرت مسیح موعودؑ اپنی والدہ کا ذکر فرماتے تھے یا آپ کے سامنے کوئی دوسرا شخص آپ کی والدہ کا ذکر کرتا تھا تو ہر ایسے موقعہ پر جذبات کے ہجوم سے آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے اور آواز میں بھی رقت کے آثار ظاہر ہونے لگتے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت آپ کا دل جذبات کے تلاطم میں گھرا ہوا ہے اور آپ اسے دبانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کی والدہ صاحبہ کا نام چراغ بی بی تھا اور وہ ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں اور سنا گیا ہے کہ آپ کی والدہ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی اور سب گھر والے آپ کو ماں کا محبوب بیٹا سمجھتے تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنے والد ماجد کے متعلق اپنی تصنیف "کتاب البریہ" میں فرماتے ہیں: ... تاہم میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے، نہ دنیا کے لئے بلکہ محض ثواب اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں محو کر دیا تھا اور ان کے لئے دعا میں بھی مشغول رہتا تھا اور وہ مجھے دلی یقین سے بر بالوالدین جانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم واقفین نو کو بھی والدین کی خدمت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆...☆...☆

بقیہ از صفحہ 33

آسائش، سکھ، مفید اشیاء وغیرہ کا بھی خالق ہے اور ہر چیز کی پیدائش سے اس کی حمد ہی ثابت ہوتی ہے۔

پھر فرمایا:

اَلَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا

(الملک:3)

زندگی اور موت سب سے خدا کی حمد ہی نکلتی ہے۔ کیسا عجیب نظریہ پیش کیا ہے کہ ہر موذی چیز بھی مفید ہے۔ گویا اس طرح موذی اشیاء کے فوائد معلوم کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مثلاً سنکھیا بُرا خیال کیا جاتا ہے۔ مگر ہزاروں ہیں جو اس کے ذریعہ بچتے ہیں۔ اگر چند لوگ غلطی سے اسے کھا کر مر جائیں تو اس سے سنکھیا کے فوائد کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ سنکھیا بہت سی امراض میں استعمال ہو رہا ہے۔ چنانچہ Chronic Malaria (یعنی پرانا موسمی بخار) میں جب کونین فیل ہو جائے۔ اور فائدہ نہ دے سکے۔ تو آرسینک ہی فائدہ دیتا ہے۔ پھر امراض خبیثہ (آتشک) اور Relapsing Fever (ہیرے پھیرے بخار) میں بھی آرسینک دیا جاتا ہے۔ پس اگر ایک آدمی سنکھیا سے مرتا ہے تو ہزاروں اس کے ذریعے سے جیتے ہیں۔

پھر افیون کو ایک لعنت خیال کیا جاتا ہے۔ مگر آدھی طب افیون میں ہے۔ مارفیا کی جلدی پچکاری ہزاروں مریضوں کے لئے ایک نعمت ہے۔ اگر ادویہ کے غلط استعمال سے ہم نقصان اُٹھائیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ مثلاً چاقو مفید چیز ہے لیکن اگر ایک شخص اس سے بجائے کوئی چیز کاٹنے کے اپنی ناک کاٹ لے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔

(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

آج کی دنیا کے فسادات کا ایک بڑا محرک نسل پرستی ہے

ریشلزم Racialism (نسل پرستی) اور اسلامی تعلیمات

حال ہی میں سیاہ فام امریکی شہری جارج فلوئیڈ کی دورانِ حراست ہلاکت کی وجہ سے ایک بار پھر نسل پرستی، طبقاتی امتیاز اور حکومتِ امریکہ کی طرف سے اپنے شہریوں کے لئے غیر منصفانہ طرز عمل سامنے آیا ہے۔ امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 12/ اکتوبر 2016ء دورۂ کینیڈا کے دوران CBC نیوز (کینیڈین براڈ کاسٹنگ کارپوریشن) کے مشہور پروگرام Mansbridge: One On One کے میزبان پیٹر مینسبرج، جو کینیڈا کے ایک معروف اور اہم سینئر صحافی ہیں، کو ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ اگر کوئی ایسا شخص امریکی صدر منتخب ہو جاتا ہے جو کسی قسم کی طبقاتی امتیاز کی بنیاد پر اقدامات اٹھاتا ہے تو مجھے خدشہ ہے کہ اس کا یہ رویہ امریکہ میں ایک بڑی خانہ جنگی (Civil War) شروع کروادے گا۔

آپ کا یہ بیان امریکہ میں مسلمانوں کے حوالے سے ایک صدارتی امیدوار کی طرف سے جاری کیے گئے متنازعہ بیانات سے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں تھا۔

حضورانور کے اس جواب پر پیٹر مینسبرج نے انتہائی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا واقعی خانہ جنگی شروع ہو سکتی ہے تو حضورانور نے فرمایا کہ "ہاں، بالکل"۔

حضورانور نے انتباہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسی خانہ جنگی کا آغاز فردِ واحد بھی شروع کر سکتا ہے۔

آپ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اگر حکومت ظالمانہ قسم کے اقدامات اٹھا کر شہریوں کو ان کے حقوق سے محروم کردے گی تو سینکڑوں افراد ہوں گے جو اس کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دیں گے۔ حتیٰ کہ کوئی فرد واحد تن تنہا بھی ایسا کر سکتا ہے، پس انہیں حکمت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔"

تاہم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امید ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ "میرے خیال میں جو بھی امریکہ کا صدر ہو گا وہ کوئی بھی ایسا فیصلہ نہیں کرے گا جو حکمت سے عاری ہو گا۔ امید تو یہی ہے۔"

واضح رہے کہ یہ انٹرویو ان ایام میں لیا گیا تھا جب امریکہ میں صدارتی انتخابی مہم زوروں پر تھی اور ایک صدارتی امیدوار ڈونلڈ ٹرمپ کے ان متنازعہ بیانات اور انتخابی نعروں پر گرما گرم بحث چھڑی ہوئی تھی جو مبینہ طور پر مختلف نوعیت کے طبقاتی تعصبات کا رنگ لیے ہوتے تھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24/ جون 2020ء)

اس قسم کے مسائل ہر زمانے میں کسی نہ کسی رنگ میں پیدا ہوتے رہے ہیں اور آج بھی ہو رہے ہیں لیکن افسوس کہ لوگ ان کے حل کے لئے اُس تعلیم کی طرف نظر نہیں کرتے جو ہر پہلو سے کامل ہے۔ اب دنیا ایک Global Village کی مانند ہو چکی ہے۔ جب اس قسم کا واقعہ دنیا کے کسی حصہ میں رونما ہوتا ہے تو پوری دنیا متاثر ہوتی ہے۔ پس اسلام نے جو اِن مسائل کا حل پیش کیا ہے ہمیں جلد از جلد لوگوں کو ان تعلمات سے آگاہ کرنا چاہئے۔

اس زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور آپؑ کے خلفاء نے ہمیں کئی مواقع پر اس حوالہ سے اسلام کی تعلیمات پیش فرمائی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر فرمایا:

آج دنیا میں جتنے فسادات ہیں اور انسان کو انسان سے جتنے خطرات لاحق ہیں۔ ان میں جو بھی محرکات کار فرما ہیں جو بھی محرکات کام کر رہے ہیں ان میں ایک بڑا محرک انسان کی ایسی تقسیم ہے جس میں ایک طبقہ

انسان کا اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھتا ہو۔

ریشلزم Racialism (نسل پرستی) جس کو کہتے ہیں، اس کو یورپ نے نازی دور میں اپنی تلخ ترین صورت میں چکھا اور بدترین صورت میں دیکھا۔..."

قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہر قسم کے ریشل (نسلی) تصورات کو دنیا سے مٹا کے اکھاڑ پھینکنا پڑے گا۔ کلیۃً ریشلزم کا کوئی تصور بھی انسانی سوسائٹی میں باقی نہیں رہنے دیا جائے گا۔ فرمایا ہم نے تو تمہیں قوموں اور فرقوں اور مختلف قبیلوں میں اس لئے تقسیم کیا تھا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو اور یہ تمہاری پہچان کا ذریعہ بن جائیں۔ ہرگز ان باتوں میں کوئی عزت نہیں ہے۔ عزت اللہ کا تقویٰ کرنے میں ہے پس تم میں سب سے معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ خدا کا خوف رکھتا ہے۔(الحجرات:14)

خطبہ حجۃ الوداع پر نسل پرستی کے تصور کا خاتمہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کو حجۃ الوداع پر بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ بیان فرمایا۔ خطبہ حجۃ الوداع پر آپ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ پس ہوشیار ہو کر سن لو کہ عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی عجمیوں کو عربوں پر کوئی فضیلت ہے۔ اسی طرح سرخ و سفید رنگ والے لوگوں کو کالے رنگ والے لوگوں پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور اسی طرح کالے لوگوں کو بھی گوروں پر کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں جو ان میں سے اپنی ذاتی نیکی سے آگے نکل جائے وہی افضل ہے۔ اے لوگو بتاؤ! کیا میں نے تمہیں خدا کا پیغام پہنچا دیا ہے؟ سب نے عرض کیا بے شک خدا کے رسول ﷺ نے اپنی رسالت کا حق ادا کر دیا ہے اور بات پہنچا دی۔

بین الاقوامی عدل کی راہ میں ریشلزم ضرور حائل ہے۔ لیکن یہ ریشلزم گھروں میں پرورش پاتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ رشلزم کی جڑیں انسانی سوسائٹی کے چھوٹے حلقوں سے تعلق رکھتی ہیں جن گھروں میں دوسرے کے اوپر تکبر کی راہ سے بڑائی کی باتیں کرنے کی عادت ہو، دوسروں کو چھوٹا دکھانے کی عادت ہو یا روز مرہ کے تعلقات میں اپنے آپ کو کسی اور انسان سے افضل سمجھنے کی عادت ہو وہ اس بات کو جانتے بھی نہیں کہ وہ دراصل ریشلزم کا بیج بو رہے ہوتے ہیں اور یہی وہ عادات ہیں جو اجتماعی شکل اختیار کرنے کے بعد خوفناک ریشلزم کی صورت اختیار کر جایا کرتی ہیں۔

قرآن کریم میں نسل پرستی کے خلاف تعلیم

چنانچہ قرآن کریم نے چونکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے قرآن کریم نے اس بیماری کی جڑ کو پکڑا اور تفصیل سے اس پر روشنی ڈالی۔

فرمایا اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو کوئی قوم بھی کسی دوسری قوم سے کوئی تمسخر نہ کرے یعنی قومیت کی بناء پر ان کا مذاق نہ اڑائے، کوئی بعید نہیں ہے کہ وہ تم سے بہتر ہو جائیں اور کوئی عورت کسی عورت کا تمسخر نہ اڑائے۔ عین ممکن ہے کہ وہ تمسخر اڑانے والی سے بہتر ہو جائے جس کا تمسخر اڑایا جا رہا ہے اور اپنے آپ پر طعن نہ کیا کرو یعنی ایک دوسرے پر طعن نہ کیا کرو۔ اور چڑانے والے نام نہ رکھا کرو۔ یہ خبیثانہ باتیں اور کی باتیں، ایمان کے بعد تمہیں زیب نہیں دیتیں اور جو توبہ نہیں کرے گا وہی ظالم ہے۔(الحجرات:12) اب یہ مضمون اتنا کھول کر بیان کر دیا گیا ہے کہ کوئی انسان جو سرسری بھی قرآن کریم کا مطالعہ کرے وہ یہ عذر پیش نہیں کر سکتا کہ مجھے اس تفصیلی تعلیم کا علم نہیں تھا۔ مگر اسلام نے شروع میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے معمولی باتیں بیان فرمائی ہیں لیکن ایسی معمولی باتیں ہیں جن پر نہایت ہی خطرناک باتیں تعمیل پاتی ہیں اور جن کے نتیجے میں پھر بڑے بڑے فتنے نشو ونما پا جاتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کی وہ بنیادی کجی ہے جس کے اوپر ریشلزم کی عمارت تعمیر ہو جاتی ہے اور جب تک سوسائٹی سے اس کو نہیں نکالا جائے گا اس وقت تک ریشلزم کو ختم نہیں کا جا سکتا۔...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ بالکل سچی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کا کسی کے ساتھ کوئی جسمانی رشتہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ خود انصاف ہے اور انصاف کو دوست رکھتا ہے۔ وہ خود عدل ہے اور عدل کو دوست رکھتا ہے اس لئے ظاہری رشتوں کی پرواہ نہیں کرتا جو تقویٰ کی رعایت کرتا ہے اسے وہ اپنے فضل سے بچاتا ہے اس کا ساتھ دیتا ہے۔ اسی لئے اس نے فرمایا: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

(روزنامہ الفضل 20 رجون 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہم واقفین نو کو بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق بلا تفریق رنگ و نسل انصاف کے ساتھ معاملہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں متقین میں شامل فرمائے۔ آمین۔

تبرکات

مذہب اور سائنس

(قسط نمبر 2)

قرآن اور سائنس

پس قرآن تو سائنس کی طرف بار بار توجہ دلاتا ہے۔ چہ جائیکہ اس سے نفرت دلائے۔ قرآن نے یہ نہیں کہا کہ سائنس نہ پڑھنا، کافر ہو جاؤ گے کیونکہ اسے اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ لوگ علم سیکھ جائیں گے تو میرا جادو ٹوٹ جائے گا۔ قرآن نے لوگوں کو سائنس کی تعلیم سے روکا نہیں بلکہ فرماتا ہے۔ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ غور کرو۔ زمین اور آسمان کی پیدائش میں۔ آسمان سے مراد سماوی (علوی) علوم اور زمین سے ارضی یعنی جی آلوجی (GEOLOGY)، بائی آلوجی (BIOLOGY)، آرکی آلوجی (ARCHEOLOGY) طبیعیات وغیرہ علوم مراد ہیں۔ اگر خدا کے نزدیک ان علوم کے پڑھنے کا نتیجہ مذہب سے نفرت ہوتا تو قرآن کہتا ان علوم کو کبھی نہ پڑھنا۔ مگر اس کے برخلاف وہ تو کہتا ہے، ضرور غور کرو، ان علوم کو پڑھو اور اچھی طرح چھان بین کرو کیونکہ اسے معلوم ہے علوم میں جتنی ترقی ہو گی اس کی تصدیق ہو گی۔

قرآن کریم کی یہ آیت بھی سائنس کی طرف توجہ دلاتی ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۔ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آلِ عمران: 191-192)

فرمایا: زمین و آسمان کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشان ہیں۔ زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرنے سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ کوئی چیز فضول اور بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی۔ اب دیکھو۔ اس آیت میں سائنس کے متعلق کیسی وسیع تعلیم دی گئی ہے۔ اشیاء کے فوائد اور پھر یہ نتیجہ کہ کوئی چیز بے فائدہ پیدا نہیں کی گئی یہ بغیر تحقیق کے کیسے معلوم ہو سکتا تھا۔ پس قرآن نے خواص الاشیاء کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی یہ سنہری اصل بھی سکھا دیا ہے کہ کسی چیز کو بے فائدہ نہ سمجھو۔ ہم نے کوئی چیز فضول پیدا نہیں کی۔ گویا لمبی تحقیق جاری رکھنے اور عاجل نتائج سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ پہلے سائنس دان بعض اعضاء جسم انسانی کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ یہ نیچر نے بے فائدہ بنائے ہیں۔ اور یہ محض ارتقاء حیوانی کے مختلف دوروں کی یادگار ہیں جن کی اب ضرورت نہیں اِس لئے ان کا کٹوا دینا ہی بہتر ہے کیونکہ وہ کئی دفعہ بیماری کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مگر علوم مروّجہ کی ترقی اور ان کا بڑھتا ہوا تجربہ اور مشاہدہ اس بات کو رد کر رہا ہے اور ان کو قرآن کے اس سنہری اصل کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ مثلاً انسان کی بڑی آنتوں کے ساتھ چھوٹی انگلی کے برابر ایک زائد آنت ہوتی ہے۔ جس کو (Vermiform Appendix) کہتے ہیں۔ اس میں بعض دفعہ غذا کے نیم ہضم شدہ ذرات رک جاتے ہیں جن کی وجہ سے اس کے اندر سوزش ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔ جسے Appendix کہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر عموماً اس کو آپریشن کر کے کاٹ دیتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ بے فائدہ ہے۔ مگر اب اس کے متعلق تجربہ کیا گیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ان کا یہ خیال درست نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے بارہ بندر لئے اور ان میں سے نصف کے Appendix کاٹ دیئے۔ اور سب کو ایک ہی قسم کی غذا دی گئی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ جن کی وہ آنت کاٹی گئی تھی ان کی چستی میں فرق پڑ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے ڈاکٹر لوگ معمولی تکلیف پر بھی اس کو کاٹ دیتے تھے مگر اب احتیاط کرتے ہیں۔ پہلے اس آنت کا فائدہ ان کو معلوم نہ تھا مگر فائدہ اس کا تھا ضرور۔ اور تجارب سے معلوم ہوا کہ واقعی یہ آنت بے فائدہ نہیں۔ بتاؤ اگر اس کے متعلق تجربہ نہ کیا جاتا تو قرآن کریم کے اس اصل کی تصدیق کس طرح ہوتی کہ ہر چیز مفید ہے۔ پس اسلام سائنس کی طرف توجہ دلاتا ہے اور سائنس کی تحقیقاتوں سے اسلام کی تائید ہوتی ہے۔

تصادم کی ایک اور وجہ

مذہب اور سائنس کے باہمی تصادم کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بعض لوگ اپنے وہم کو مذہب قرار دیتے ہیں جو لازماً سائنس کے مسلّمہ اصول سے ٹکراتا ہے مگر یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ گویا اس کا مطلب

یہ ہوا کہ ان کا وہم درست ہے اور تجارب اور مشاہدات غلط ہیں۔اِدھر سائنس والے بھی بعض دفعہ غلطی کرتے ہیں کہ محض تھیوری کا نام سائنس رکھ لیتے ہیں اور وہ مذہب کے ساتھ ٹکراتی ہے۔مگر تھیوری قابل قبول نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے قول کے مقابلہ میں ایک انسان کی ذہنی اختراع کچھ چیز نہیں۔ جس طرح بعض مذاہب جھوٹے ہو سکتے ہیں مثلاً وہ جو دل کے خیال، وہم اور تخیل کو خدا کا کلام سمجھ لیں اسی طرح تھیوری بھی جھوٹی ہو سکتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی تھیوریاں آئے دن بدلتی رہتی ہیں۔جوں جوں علوم میں ترقی ہوتی ہے پرانی تھیوریوں کو باطل کرتی جاتی ہے۔مثلاًEINSTEINکی نئی تھیوری نے علم ایس ٹرانومی(ASTRONOMY)کی بہت سی ثقہ باتوں کو غلط ثابت کر دیا ہے۔اسی طرح قدرت کے کرشموں کے مطالعہ سے جو غلط نتائج نکالے جائیں اور وہ مذہب سے ٹکرائیں تو بعد میں اصل حقیقت کے منکشف ہو جانے پر پشیمانی ہوتی ہے۔پس آئندہ کے لئے فیصلہ کر لو کہ خدا تعالیٰ کے الفاظ اور اپنے تجربہ پر علوم کی بنیاد رکھیں گے اور اس طرح پر تصادم نہیں ہوگا اور اگر ٹکراؤ ہو تو سمجھ لو کہ یا تو خدا کا کلام سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے یا پھر تجربہ میں غلطی کی گئی۔

مخالفت کی تین وجوہات

دو باتوں میں مخالفت تین طرح کی ہو سکتی ہے۔(۱)اگر ایک کو مانا جائے تو دوسری کا لازماً رد ہو۔(۲)ایک دوسری کی طرف توجہ کرنے سے روکے۔مثلاً مذہب یہ کہے کہ سائنس پر غور نہ کرو اور سائنس کہے مذہب کی طرف توجہ نہ کرو۔(۳)تفصیلی تعلیم میں اختلاف ہو۔یعنی اصولی باتوں میں نقص نہ ہو بلکہ جزئیات میں اختلاف ہو۔اسلامی تعلیم میں ان تینوں میں سے ایک قسم کا اختلاف بھی نہیں پایا جاتا۔کیونکہ(۱)اسلام خدا کا قول ہے اور سائنس اس کا فعل ہے۔پس نقیض نہ ہوئے۔(۲)دونوں نے ایک دوسرے کا مطالعہ کرنے سے منع بھی نہیں کیا۔(۳)جزئیات میں بھی اختلاف کوئی نہیں۔دونوں آپس میں متحد اور متفق ہیں۔(۴) قرآن تو حقیقی سائنس کو منکشف کرتا ہے۔بعض اسلامی احکام آج سے تیرہ سو سال قبل گو عجیب معلوم ہوتے تھے مگر اب آہستہ آہستہ ان کا فلسفہ اور حکمت ظاہر ہو رہی ہے۔خواہ ان احکام کا تعلق علم النفس (Psychology)سے ہو یا علم کیمیا(Chemistry)سے۔

ہر چیز مفید ہے

سائنس کے متعلق جو اصولی انکشاف قرآن کریم نے کئے ہیں۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا میں ہر چیز کا فائدہ ہے۔اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ نے فضول پیدا نہیں کی۔یہ بات پہلے بیان نہ ہوئی تھی۔صرف اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل یہ عظیم الشان علمی نکتہ دنیا کو بتایا کہ کوئی چیز خواہ وہ بظاہر کتنی ہی بُری ہو اس کے اندر ضرور اہم فوائد ہوں گے۔گویا اصل غرض ہر چیز کی پیدائش کی نیک اور مفید ہے۔چنانچہ فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ(الانعام:2)

سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو زمین و آسمان کا خالق ہے۔اور جو نور اور ظلمت دونوں کا بنانے والا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ ظلمات مثلاً مصائب، تکالیف، آفات، دکھ، درد، بیماری، موذی جانور وغیرہ سب کا خالق ہے۔اسی طرح نور یعنی آرام و

باقی صفحہ 29 پر ملاحظہ فرمائیں